خواتین میں بیداری شعور و آگہی کیلئے کوشاں

ماہنامہ دخترانِ اسلام لاہور

جلد: 16 شمارہ: 3 ربیع الاول ۱۴۳۰ھ مارچ 2009ء

فہرست

قیمت فی شمارہ -/25 روپے

سالانہ خریداری -/250 روپے

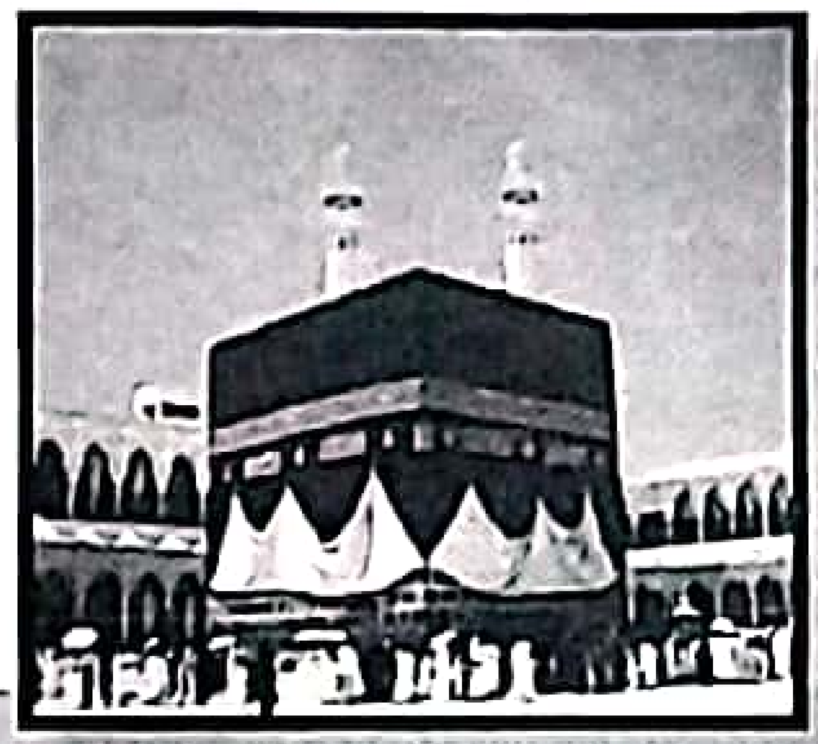
ترسیل زر کا پتہ: منی آرڈر/چیک/ڈرافٹ بنام حبیب بنک لمیٹڈ منہاج القرآن برانچ اکاؤنٹ نمبر 4-101 ماڈل ٹاؤن لاہور

بدل اشتراک: آسٹریلیا، کینیڈا، مشرق بعید، امریکہ: 15 ڈالر مشرق وسطیٰ، جنوب مشرقی ایشیا، یورپ، افریقہ: 12 ڈالر

رابطہ: ماہنامہ دخترانِ اسلام 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور

فون نمبرز: 3-042-5169111 فیکس نمبر: 042-5168184

Visit us on: www.minhajsisters.com E-mail:sisters@minhaj.info.com

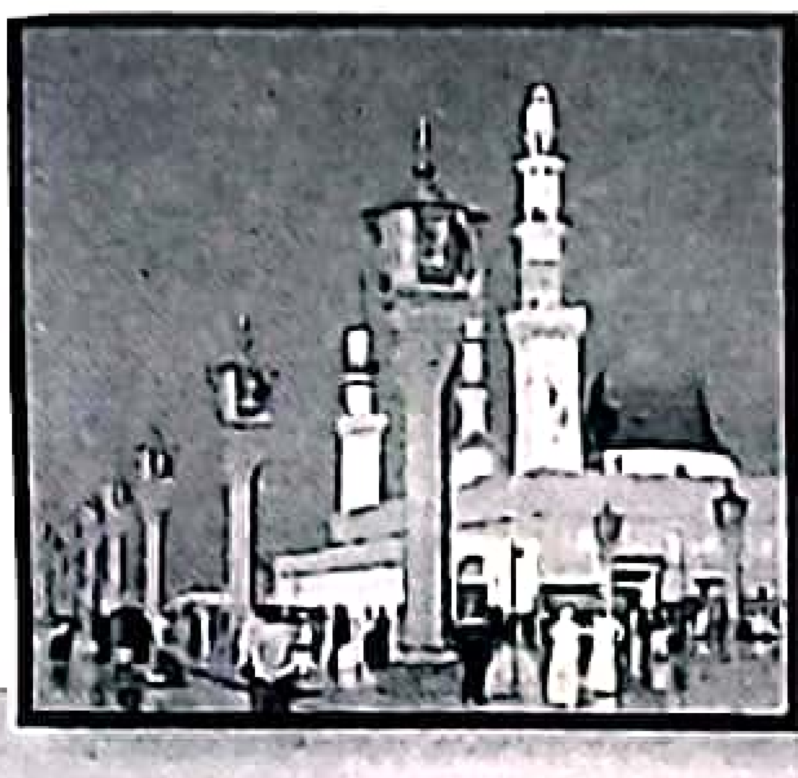


فرمان الٰہی

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. (التوبہ،۹: ۱۲۸، ۱۲۹)

”بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف و مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔ (اے لوگو!) وہ تمہارے لیے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب و آرزومند رہتے ہیں (اور) مومنوں کے لیے نہایت (ہی) شفیق بے حد رحم فرمانے والے ہیں ○ اگر (ان بے پناہ کرم نوازیوں کے باوجود) پھر (بھی) وہ روگردانی کریں تو فرما دیجئے: مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں اسی پر بھروسہ کیے ہوئے ہوں اور وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے“۔

(ترجمہ عرفان القرآن)



فرمان نبوی ﷺ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ رضی الله عنه فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ مُنَكِّسًا رَأْسَهُ فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: شَرٌّ، كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَتَى الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ: كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُوْسَى بْنُ أَنَسٍ: فَرَجَعَ الْمَرَّةَ الْآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيْمَةٍ، فَقَالَ: اذْهَبْ إِلَيْهِ، فَقُلْ لَهُ: إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَلٰكِنْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (تم میں سے) کوئی ایسا ہے جو ثابت بن قیس کی خبر لا کر دے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کو ان کی خبر لا کر دوں گا سو وہ گئے تو انہیں دیکھا کہ وہ اپنے گھر میں سر جھکائے بیٹھے ہیں۔ پوچھا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا: برا حال ہے کیونکہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی آواز سے اپنی آواز اونچی کر بیٹھا تھا لہٰذا میرے تمام عمل ضائع ہو چکے اور دوزخیوں میں میرا شمار ہو گیا۔ اس آدمی نے آ کر آپ ﷺ کی خدمت میں ان کی تمام صورتِ حال عرض کی۔ حضرت موسیٰ بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ آدمی بہت بڑی بشارت لے کر دوبارہ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ تم جہنمی نہیں بلکہ جنتیوں میں سے ہو۔“

(ماخوذ از منہاج السوی من الحدیث النبوی ﷺ)

حمد باری تعالیٰ

کعبے کی رونق کعبے کا منظر اللہ اکبر اللہ اکبر
دیکھوں تو دیکھے جاؤں برابر اللہ اکبر اللہ اکبر

حمد خدا سے تر ہیں زبانیں کانوں میں رس گھولتی ہیں اذانیں
بس اک صدا آرہی ہیں برابر اللہ اکبر اللہ اکبر

تیرے حرم کی کیا بات مولا تیرے کرم کی کیا بات مولا
تاعمر کردے آنا مقدر اللہ اکبر اللہ اکبر

مانگی ہیں میں نے جتنی دعائیں منظور ہوں گی مقبول ہوں گی
میزاب رحمت ہے میرے سر پر اللہ اکبر اللہ اکبر

کعبے کی رونق کعبے کا منظر اللہ اکبر اللہ اکبر
دیکھوں تو دیکھے جاؤں برابر اللہ اکبر اللہ اکبر

یاد آگئیں جب اپنی خطائیں اشکوں میں ڈھلنے لگیں التجائیں
رویا غلافِ کعبہ پکڑ کر اللہ اکبر اللہ اکبر

بھیجا ہے جنت سے تجھ کو خدا نے چوما ہے تجھ کو میرے مصطفیٰؐ نے
اے حجر اسود تیرا مقدر اللہ اکبر اللہ اکبر

مولیٰ صبیح اور کیا چاہتا ہے بس مغفرت کی عطا چاہتا ہے
بخشش کے طالب پہ اپنا کرم کر اللہ اکبر اللہ اکبر

(صبیح رحمانی)

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رخ مصطفیٰؐ کو دیکھا تو دیوں نے جلنا سیکھا
یہ کرم ہے مصطفیٰؐ کا، شب غم نے ڈھلنا سیکھا

یہ زمین رکی ہوئی تھی یہ فلک تھما ہوا تھا
چلے جب مرے محمدؐ تو جہاں نے چلنا سیکھا

بڑا خوش نصیب ہوں میں میری خوش نصیبی دیکھو
شہِ انبیاء کے ٹکڑوں پہ ہے میں نے پلنا سیکھا

میں گرا نہیں جو اب تک یہ کمالِ مصطفیٰؐ ہے
مری ذات نے نبیؐ سے ہے سدا سنبھلنا سیکھا

میرا دل بڑا ہی بے حس تھا کبھی نہیں یہ تڑپا
سنی نعت جب نبیؐ کی تو یہ دل مچلنا سیکھا

میں تلاش میں تھا رب کی کہاں ڈھونڈتا میں اس کو
لیا نام جب نبیؐ کا تو خدا سے ملنا سیکھا

میں رہا خلشؔ مظفر درِ پاکِ مصطفیٰؐ پر
مرے جذب عاشقی نے کہاں گھر بدلنا سیکھا

(عبدالستار نیازیؔ)



خواب

فرمودات علامہ اقبال

آغوش صدف جس کے نصیبوں میں نہیں ہے
وہ قطرہ نیساں کبھی بنتا نہیں گوہر
خلوت میں خودی ہوتی ہے خود گیر و لیکن
خلوت نہیں اب دیر و حرم میں میسر!

(ضربِ کلیم: ۹۶۳)



تعبیر

ارشادات قائداعظم

پاکستان کی سرزمین میں زبردست خزانے چھپے ہوئے ہیں مگر اس ملک کو ایک مسلمان کے رہنے کے قابل بنانے کے لئے اپنی قوت اور محنت کے زبردست ذخیرے کا ایک ایک ذرہ صرف کرنا پڑے گا۔

(جمعۃ الوداع 17 اگست 1947ء)

تکمیل

افکارِ شیخ الاسلام



خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ رب العزت چاہتے ہیں کہ لوگو! میرے محبوب کی ولادت کے دن بارہ ربیع الاول کو جشن منایا کرو، جی چاہے تو میلاد سمجھ کے مناؤ، جی چاہے تو سنت آمد مدینہ سمجھ کر مناؤ مگر جشن مناؤ۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر ربیع الاول کے مبارک مہینے میں میلاد مصطفیٰ ﷺ کو بھرپور طریقے سے منایا جائے تو جس قدر عشق رسول ﷺ کو ہمارے دلوں سے کم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اُسی قدر ہی الفت ومحبت اور جوش وجذبہ مزید بڑھے گا۔

(ماخوذ از خطاب: بعنوان حقیقت محمدیہ کے لطائف ومعارف برموقع عالمی میلاد کانفرنس، بتاریخ 31 اپریل 2007ء)

(اداریہ)

تحریک منہاج القرآن اور جشنِ آمدِ مصطفیٰ ﷺ

زمانہ جاہلیت کے دستور کے مطابق بیٹیوں کو ناحق قتل کر دیا جاتا تھا لہٰذا ولادت حبیب کبریا ﷺ کے وقت باری تعالیٰ نے تمام حاملہ عورتوں کو بیٹوں کی نعمت سے نوازا تا کہ ظالمانہ رواج کے مطابق کسی کی بیٹی کو بھی درندگی کا نشانہ نہ بنایا جائے اور کسی کے گھر ماتم نہ ہو بلکہ مسرت و شادمانی کے شادیانے بجیں۔ بیٹوں کی تقسیم کا یہ عمل نبی آخرالزماں ﷺ کی ولادت کی خوشی میں سارا سال جاری رہا۔

قبل از ولادت مصطفیٰ ﷺ عرب میں قحط سالی اور خشک سالی تھی۔ درخت پھلوں سے محروم ہو کر خشک ہو چکے تھے، کھیت ویران تھے، جانور چارے سے محروم اور بارش نہ ہونے کی وجہ سے پیاس کی شدت سے تڑپ رہے تھے۔ بوقت ولادت مصطفیٰ ﷺ الوہی اہتمام کے تحت سرزمین عرب کے درختوں کو پھلوں سے لاد دیا گیا۔ قحط سالی و خشک سالی کو خوشحالی اور شادابی سے بدل دیا گیا۔ ویران کھیت ہرے بھرے ہو گئے۔ جانوروں کو پہلی مرتبہ وافر خوراک اور پانی میسر آیا بلکہ قریش مکہ کے سب جانوروں کو شب ولادت مصطفیٰ ﷺ اظہار مسرت کے لئے زبان دے دی گئی۔ ہر جاندار نے اس نعمت عظمیٰ کے حصول پر بارگاہ الٰہی میں اظہار تشکر کیا۔

دنیا میں توحید و رسالت اور کامیابی و کامرانی کے جھنڈے گاڑنے والے نبی کی آمد کے موقع پر مشرق و مغرب میں عَلم لہرا دیئے گئے اور دنیا کے باطل حکمرانوں اور قوموں کو حق کے پیامبر کی آمد کی نوید سنادی گئی ایک جھنڈا کعبے کی چھت پر لہرا کر بتادیا گیا کہ تمام کائنات کے مرکز کعبہ معظمہ بیت اللہ کو 360 بتوں اور شرک سے پاک کر کے خدا کی توحید کا جھنڈا گاڑنے والا پیدا ہو چکا ہے۔

بوقت ولادت عالمی لیول پر یہ انقلاب آیا کہ کسریٰ ایران کا محل لرز اٹھا اس قدر زلزلہ برپا ہوا کہ اس کے شاہی محل کے چودہ کنگرے ٹوٹ کر گر گئے۔ یہ اس طرف اشارہ تھا کہ تمہارے چودہ بادشاہ یکے بعد دیگرے ہلاک ہونگے بالآخر اس عظیم سلطنت کو بھی مسلمان فتح کر کے اس پر اسلام کا پرچم بلند کر دیں گے۔

بوقت ولادت مصطفیٰ ﷺ آتشکدہ فارس جو صدیوں سے روشن تھا اور جس کی آگ کا ماند پڑنا بھی ماورائے تصور تھا وہ آتشکدہ یکدم بجھ گیا جو اس طرف اشارہ کر رہا تھا کہ اب کائنات کو شمع توحید و رسالت سے روشن کرنے والا پیدا ہو چکا ہے اب ہر طرف علم کے نور کا اجالا ہوگا اور یہ نور اہل فارس کے دلوں میں جاگزیں ہوگا۔

آج روئے زمین پر ملت اسلامیہ کا ہر فرد اجتماعی اور انفرادی طور بھی سنتِ الٰہی کے مطابق نبی آخرالزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت کی خوشی مناتا ہے مگر الحمدللہ جشن ولادت مصطفیٰ کا جو حقیقی رنگ دنیا بھر میں تحریک منہاج القرآن کے زیراہتمام پروگراموں میں نظر آتا ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ تحریک منہاج القرآن اور اس کے قائد شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا عقیدہ ہے کہ بے مثال محبوب ﷺ کا بے مثال جشن منانا اصل ایمان

ہے۔تحریک منہاج القرآن کے تحت میلاد مصطفیٰ ﷺ کا جشن اس انداز سے منایا جاتا ہے۔

۱۔ ضیافت میلاد کے عنوان سے عوام الناس کو کھانا کھلانے کے لئے اندازاً ایک ہزار بکرے ذبح کئے جاتے ہیں اور پہلے دس دن روزانہ بعد نماز مغرب قائد تحریک کے گھر پر ضیافت میلاد ہوتی ہے جبکہ بقیہ دس دن تحریک منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ میں ہر طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب کو باقاعدہ دعوت دیکر ضیافت کی جاتی ہے جو اپنی نوعیت کا منفرد انداز ہے۔

۲۔ تحریک منہاج القرآن کے تحت ہر سال گیارہ اور بارہ ربیع الاول کی درمیانی رات عالمی سطح کی سالانہ مرکزی محفل میلاد مصطفیٰ مینار پاکستان کے سائے تلے منعقد کی جاتی ہے جس میں اسلامی ممالک کے شیوخ کرام، جید علماء وفضلاء اور مشائخ عظام کے علاوہ لاکھوں فرزندان اسلام شرکت کرتے ہیں اور شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے خصوصی علمی، روحانی، وجدانی اور عرفانی خطاب سے محظوظ ہونے کے علاوہ بوقت ولادت مصطفیٰ ان عظیم ساعتوں میں شیخ الاسلام مدظلہ کی پرتاثیر خصوصی دعا میں اپنی آنکھوں سے مسرت و شادمانی کے اشک بہا کر اپنے آنسوؤں سے دلوں کی بستیوں کو تر کرتے ہیں۔موجودہ حالات میں یہ عالمی میلاد کانفرنس تحفظ ناموس رسالت کے حوالے سے منعقد کی جاتی ہے جس میں 10 لاکھ سے زائد افراد شرکت کرتے ہیں۔

۳۔ تحریک منہاج القرآن کے تحت ماہ میلاد مصطفیٰ، تحریک میلاد کے طور پر منایا جاتا ہے جس میں تحریک کے تمام فورمز، نظامتیں اور شعبہ جات حصہ لیتے ہیں اور فیلڈ میں تحریک کا سارا نیٹ ورک ایک ٹارگٹ کے تحت شب و روز محنت کر کے اپنے آقا ومولا کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرتا ہے۔اس طرح پوری دنیا میں تحریک سے وابستہ خواتین و حضرات منظم انداز میں میلاد مصطفیٰ کی تحریک میں دوسروں کو شریک کرتے ہیں یہ بھی اپنی نوعیت کا منفرد انداز ہے جو تحریک کے رفقاء واراکین اور قائدین کی حضور عالم پناہ ﷺ سے گہری عقیدت کا مظہر ہے۔

۴۔ استقبال ماہ میلاد مصطفیٰ کے حوالے سے تحریک کے مرکز کے علاوہ بھی پوری دنیا میں موجود عالمی نیٹ ورک کے تحت باقاعدہ میلاد مصطفیٰ کے مشعل بردار جلوس نکالے جاتے ہیں جس کے ذریعے پوری دنیا میں آمد مصطفیٰ کا چرچا اور ڈنکا بجایا جاتا ہے۔استقبال ماہ میلاد مصطفیٰ ﷺ کا یہ انداز بھی اپنی نوعیت کا منفرد انداز ہے جو تحریک منہاج القرآن کو دیگر تحاریک سے ممتاز کرتا ہے۔

درج بالا اقدامات کے پیش نظر یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ تحریک منہاج القرآن ماہ میلاد مصطفیٰ کے تقاضوں، آقا ومولا علیہ الصلوۃ والسلام کی حقیقی غلامی کے اظہار اور اپنی بنیاد اور خمیر پر عمل کرنے کا حق ادا کر رہی ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس عظیم مشن سے وابستگی اور رفاقت نصیب فرمائے تا کہ ہم اس عظیم تحریک کے مرکز پر قائم گوشہ درود کی برکت سے اپنی بخشش و مغفرت کا سامان حاصل کرسکیں۔

مینجنگ ایڈیٹر

صلوۃ وسلام کے مفاہیم اور فضائل وبرکات

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا لندن میں خصوصی خطاب

دوسری قسط — ترتیب وتدوین: صاحبزادہ محمد حسین آزاد — ناقلہ: مریم کبیر

اسی طرح اگر آپ کسی ہوٹل میں کھانا کھانے کے لئے جائیں تو وہاں ایک ڈش ہوتی ہے جس میں وہ Beef، Chicken، Fish وغیرہ تمام چیزیں ملاکر ایک پلیٹ میں رکھ دیتے ہیں۔ عربی زبان میں اسے مشویہ بھی اور مصلیا بھی کہتے ہیں اور انگلش میں اسے Mixed Grill کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ آپس میں مل کر Mixed ہوگئے ہیں۔ یعنی ساری چیزیں جڑ جائیں اور فاصلہ نہ ہو تو اس کو صلی کہتے ہیں۔ اب اس پر حدیث Court کرتا ہوں۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آقا علیہ الصلوۃ السلام اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دونوں ہجرت کے دن دو سواریوں پر سوار تھے۔ فرمایا آگے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا اونٹ تھا اور سیدنا صدیق اکبرؓ نے اپنی سواری ان کی سواری کی Back سے جوڑی ہوئی تھی۔ فاصلہ نہیں ہونے دیتے تھے تو فرمایا سَابَقَ رَسُوْلُ ﷺ حضور آگے آگے چلے صَلّٰی اَبُوْبَکْرٍ، ابوبکر مصلّی ہوکر چلے یعنی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ جڑ کر چلے تاکہ فاصلہ نہ آجائے۔

ائمہ لغت نے بیان کیا کہ صلیان یہ ملک روم میں ایسی بوٹی یا گھاس کو کہتے ہیں کہ جب اونٹ کھاتے ہیں تو ایک سیکنڈ میں ہضم ہوجاتی ہے۔ ہم کھانا کھاتے ہیں تو 3 گھنٹے Digest ہونے میں لگتے ہیں۔ مگر وہ بوٹی پیٹ میں جاتے ہی ہضم ہوجاتی ہے۔ امام ابن اسیر نے اس کو النہایہ میں بیان کیا ہے۔ اب اس پر امام بخاری کی حدیث Court کرتا ہوں جسے امام مسلم نے بھی روایت کیا ہے۔ آقا علیہ الصلوۃ والسلام کے ایام وصال میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے ہیں آپ نے پردہ اٹھایا تو صحابہ کرامؓ آقا علیہ السلام کو تکنے لگے۔ صحابہ کرامؓ کہتے ہیں حضور مسکرائے تو خدا کی قسم ایسے لگا جیسے خدا کا قرآن کھل گیا ہو اور چہرہ مصطفی ﷺ نور کی چمک اس مسجد میں اس طرح پڑی کہ صحابہؓ کے چہرے پھر گئے۔ انہیں قبلہ اور سمت کعبہ بھول گئی۔ انہیں نماز کی سمت و جہت بھول گئی اور تاجدار کائنات ﷺ کا مکھڑہ تکنے کے لئے ان کے چہرے قبلہ کی سمت سے پھر کر مصطفی کی طرف ہوگئے۔ یہ حدیث کا مضمون تھا جس سے صحابہؓ کے عشق کی کیفیت کا پتہ چلتا ہے۔ اب اصل

بات کی طرف آتے ہیں جس کے لئے حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے مصلی چھوڑ دیا اور اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹے تا کہ پہلی صف میں مل جائیں۔

لہذا معلوم ہوا کہ کسی سے مل جانا اور کسی میں مل جانا اور الگ نہ رہنا اسکو صلوۃ کہتے ہیں۔ اس معنی کے اعتبار سے ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی کا مفہوم یہ ہوگا کہ رب تعالیٰ فرمارہا ہے کہ لوگو! مجھے اپنی عزت کی قسم! میرا مصطفیٰ مخلوق ہے میں خالق ہوں۔ میرے مصطفیٰ ﷺ عبد ہیں میں معبود ہوں۔ میرے مصطفیٰ ﷺ میرے رسول مقربؐ ہیں میں الٰہی مرسل ہوں۔ مگر ان پر صلوۃ پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ جب سے بنایا ہے اس کو مخلوق کے رتبے میں رکھتے ہوئے فاصلے مٹا کر اپنے ساتھ ملاتا رہتا ہوں اور جب تک ہوگا جوڑتا رہوں گا اور فاصلے مٹاتا رہوں گا۔

یہ لمحہ فکریہ ہے کہ رب تعالیٰ تو مصطفیٰ ﷺ کو اپنے ساتھ جوڑتا رہتا ہے اور کچھ نادان دونوں کو پھوڑتے اور فاصلے پیدا کرتے رہتے ہیں۔ اسی لئے باری تعالیٰ نے کلمہ طیبہ، اذان اور نماز میں بھی اپنے مصطفیٰ ﷺ کا نام اپنے ساتھ رکھا۔ یہ لفظ صلوۃ کا پہلا لغوی معنی تھا۔ ائمہ لغت کے نزدیک لفظ صلوۃ کے لغوی معنی کا دوسرا مادہ صلو ہے (پہلا صلی تھا) اور لغت کے امام ماوردی اور لغت کی کتابوں القاموس، لسان العرب، تاج العروس وغیرہ کے مطابق صلو کا معنی ہے الضم والجموع۔ دو کو آپس میں جمع کر دینا اور جوڑ دینا۔ یعنی انضمام کر کے ایک بنا دینا۔

ریڑھ کی ہڈی کے نچلے حصے کو الصلی کہتے ہیں اس لئے کہ جسم کے اوپر کے دھڑ کو اور نیچے والے ٹانگوں کے دھڑ کو جوڑتا ہے۔ ائمہ لغت کہتے ہیں کہ عربی زبان میں اس مادہ سے جتنے بھی لفظ نکلتے ہیں خواہ وہ اسی ترتیب سے رہیں اور خواہ ترتیب بدلتے رہیں یعنی ص ل ی ہو خواہ صلی ہو جائے۔ خواہ ص ل میں واؤ پہلے آجائے اور ص بعد میں۔ خواہ ص ل و کے تینوں حروف کو جس طرح چاہے Disordeler کردیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے لئے ایسا لفظ چنا ہے کہ ان سب کا معنی ایک رہے گا۔ اسی سے ایک لفظ صل ہے جسے صولۃ بھی کہتے ہیں عربی زبان میں کہتے ہیں کہ بلی یا شیر اگر کسی پر حملہ کریں تو پہلے تھوڑی دیر بیٹھ کر اپنی تمام صلاحیتوں کو جمع کرتا ہے اور پھر بھرپور تیاری اور قوت کے ساتھ حملہ کرتا ہے۔ اپنی تمام Ability اور Attention کو جمع کرنا، اس کو عربی زبان میں صل صولا یا سولۃ کہتے ہیں اسی طرح ہمارے ہاں جب جوڑے کراٹے کا فن سکھاتے ہیں جس سے وہ اینٹیں وغیرہ توڑتے ہیں تو پہلے اپنی ساری صلاحیتوں کو سکیڑتے ہیں اور Consolidat کرتے ہیں جس سے وہ Powerful ہو جاتے ہیں۔

اسی سے ایک لفظ نکلا ہے المصول جھاڑو کو المصولۃ کہتے ہیں جس کو مختلف تیلے باندھ کر جوڑا جاتا ہے۔ اس باندھنے کی وجہ سے اسے المصولۃ کہتے ہیں۔ اس معنی کو امام ابن حجر عسقلانی، امام ابن العربی اور دیگر ائمہ نے بیان کیا ہے۔ اسی طرح اگر آپ دیہاتوں میں جائیں تو گندم کاٹی جاتی ہے۔ جس کو اکٹھا کر کے ڈھیر لگا دیتے

ہیں۔ اس کو عمل التصویل کہتے ہیں۔ صول سے ہے۔ اس جمع کرنے کو مصول بھی کہتے ہیں تو وہ گویا صلوۃ کا معنی یہ ہوئے کہ بندے اور خدا کے درمیان جتنے فرق ہیں سوائے خالق و مخلوق کے اللہ تعالیٰ نے ان سب کو مٹا کر مصطفیٰ ﷺ کو اپنے ساتھ جمع کر دیا۔ عبدیت کا فرق باقی رکھا تاکہ وہ عبد رہے اور میں معبود رہوں، وہ بندہ رہے اور میں خدا رہوں۔ باقی مصطفیٰ ﷺ کو اپنے ساتھ یوں جمع کر دیا کہ کوئی میرے محبوب کو مجھ سے جدا نہ کر سکے اور جو مجھے دیکھنا چاہے اسے مصطفیٰ ﷺ نظر آئے اور مصطفیٰ ﷺ کے آئینے میں دیکھے تو اسے خدا نظر آئے۔ فرمایا جب سے میں ہوں تب سے مصطفیٰ ﷺ کو اپنے ساتھ ملا کر مقام جمع عطا کر رہا ہوں اور تب سے سارے فرق مٹا رہا ہوں اور اس کو اپنے ساتھ اتنا قریب کر رہا ہوں کہ جسے مجھے دیکھنا ہو وہ مصطفیٰ ﷺ میں دیکھ لے۔ یہ ہے اللہ کا حضور ﷺ پر صلوۃ پڑھنا۔

ائمہ لغت کے نزدیک اسی لفظ صلوۃ کا ایک مادہ لوص بھی ہے۔ اسی سے لواص ہے جو فالودہ کو کہتے ہیں۔ اس لئے کہ اس میں دودھ، کھویا، نشاستہ ہے۔ سویاں، شربت گلاب، عرق گلاب، روح کیوڑہ وغیرہ سب کچھ اس میں مل جاتا ہے اور جب یہ ساری چیزیں مل جائیں تو اس کو فالودہ کہتے ہیں۔ اس لغوی معنی کے اعتبار سے اللہ کے محبوب پر صلوۃ بھیجنے کا مفہوم یہ ہوگا کہ جب مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت خدا کی اطاعت ہوگئی ہے، مصطفیٰ ﷺ کی محبت خدا کی محبت بن گئی ایک ہوگئی، مصطفیٰ ﷺ کی قربت خدا کی قربت بن گئی ایک ہوگئی مصطفیٰ ﷺ کی حرمت خدا کی حرمت بن گئی ایک ہوگئی، مصطفیٰ ﷺ کا ادب خدا کا ادب بن گیا ایک ہوگیا۔ مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرنا خدا کی بیعت ہوگئی، بیعت ایک ہوگئی، مصطفیٰ ﷺ کی محبت خدا کی محبت ہوگئی ایک ہوگئی، مصطفیٰ ﷺ کی معصیت خدا کی معصیت (نافرمانی) ہوگئی۔ مصطفیٰ ﷺ کی رضا خدا کی رضا بن گئی ایک ہوگئی۔ مصطفیٰ ﷺ کی عطا خدا کی عطا بن گئی ایک ہوگئی۔ مصطفیٰ ﷺ کا حکم خدا کا حکم بن گیا ایک ہوگیا۔ مصطفیٰ ﷺ کی نہی (منع کرنا) خدا کی نہی بن گئی۔ مصطفیٰ ﷺ کا امر خدا کا امر (حکم دینا) بن گیا۔ ایک ہوگیا مصطفیٰ ﷺ کی خبر خدا کی خبر بن گئی ایک ہوگئی۔ مصطفیٰ ﷺ کا بیان خدا کا بیان ہوگیا ایک ہوگیا۔ مصطفیٰ ﷺ کا کلام خدا کی وحی بن گئی ایک ہوگئی۔ فقط فرق یہ رہا کہ خدا کی ذات، خدا کی ذات رہی، مصطفیٰ ﷺ کی ذات، مصطفیٰ ﷺ کی ذات رہی مگر حکم جو جدا جدا تھے سارے مل کر ایک ہوگئے۔ سو اب جو خدا کی رضا چاہتا ہے تو فرمایا اللہ ورسولہ احق ان یرضوہ. (التوبہ، ۹:۶۲) ''اللہ اور اس کا رسول حقدار ہے کہ اسے راضی کیا جائے''۔

یوں نہیں فرمایا کہ احق ان یرضو. حق دار ہیں کہ انہیں راضی کیا جائے۔ بلکہ فرمایا اسے راضی کیا جائے۔ اسے کا لفظ ایک کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ معلوم ہوا ذاتیں دو ہیں مگر رضا ایک ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے خدا اور رسول کو ملا دیا ہے استغفر اللہ نادانو! نہ تو میں نے ملایا ہے اور نہ آپ نے ملایا ہے۔ ملانے والا خود خدا ہے۔ یہ سوال خود خدا سے کرو کہ وہ رسول کو اپنے ساتھ کیوں ملا رہا ہے؟ اور تثنیہ کی بجائے واحد کی ضمیر کیوں استعمال فرمائی؟

اس نے یہی تو جواب دے دیا ہے کہ جو فرق تم Create کرنا چاہتے ہو اس کو میں ختم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ میرا صلوۃ اور درود پڑھنا ہے۔ لہذا اللہ کے درود پڑھنے کا معنی یہ ہوا کہ اس کے بندے اور خدا کے ایک فرق کو چھوڑ کر باقی سارے فرق وہ ختم کرنا چاہتا ہے۔ یا لفظ صلوۃ لوص سے نکلا ہے جو عربی زبان میں شہد کو کہتے ہیں۔ اسی Original سے نکلا ہے لواص یہ عربی میں شہد کو اس لئے کہتے ہیں کہ مکھیاں ہزاروں پھولوں سے رس چوستی ہیں اور لالا کر ایک خانے میں جمع کر دیتی ہیں۔ جس کی وجہ سے اس کو لواص کہا جاتا ہے۔ خدا اور مصطفیٰ ﷺ کے تعلق کے بھی ہزاروں خانے اور گوشے ہیں۔ کہیں خانہ اطاعت ہے، کہیں خانہ محبت ہے، کہیں خانہ اتباع ہے، کہیں خانہ امر وحکم ہے، کہیں خانہ قربت ہے، کہیں خانہ ادب ہے۔ ان طرح طرح کے خانوں اور شعبوں کو ملا کر خدا اور مصطفیٰ ﷺ کے تعلق کو ایک جگہ جمع کر دینا اس کو صلوۃ کہتے ہیں۔

امام بخاریؒ لکھتے ہیں کہ سارے رشتوں کو ایک خانہ میں جمع کر دینے کی وجہ سے اس ایک لفظ کو لواص کہا جاتا ہے یہ اس کا چوتھا معنی تھا۔ اب اس لفظ صلوۃ کا ایک مادہ وصل ہے جس سے لفظ صلوۃ نکلا ہے۔ لغت کی کوئی کتاب اٹھائیں اس میں لکھا ہے کہ یہ صلوۃ کا Root word ہے اسی سے لفظ وصال ہے جیسے ہم کہتے ہیں کہ فلاں شخص کا وصال ہوگیا۔ یعنی وہ باری تعالیٰ سے مل گیا۔ جو دور تھا وہ نزدیک ہو کر مل گیا۔ فراق وصال میں بدل گیا، جدائی قربت میں بدل گئی اور فاصلے سمٹ گئے۔ اس ملاپ کو عربی زبان میں وصال کہتے ہیں اس وصال سے لفظ صلوۃ نکلا ہے۔

عرب بھی کہتے ہیں وصل الشئی یا وصل الیہ الشئی یعنی کوئی چیز کسی سے مل جائے اور ایسی ملے کہ وہاں جا کر فاصلے ختم ہو جائیں۔ اس کو وصال کہتے ہیں۔ **ان اللہ وملائکتہ یصلون**۔ اللہ کا صلوۃ یہ ہے کہ وہ فرماتا ہے کہ جب سے میں نے محمد ﷺ کو بنایا ہے تب سے میں اسے اپنا وصال دے رہا ہوں، تب سے اسے اپنا وصل دے رہا ہوں تب سے اسے اپنا ملاپ دے رہا ہوں۔ ارے مولا نے جب سے مصطفیٰ ﷺ کو بنایا ہے تب سے اس کو وصال دینا شروع کیا ہے۔ تب سے اسے اپنے ساتھ ملانا شروع کیا ہے اب بتاؤ کوئی فاصلہ رہ بھی گیا ہے کہ نہیں؟ تو وہ جواب دیتا ہے ہاں ایک فاصلہ کبھی نہیں مٹ سکتا کہ وہ عبد ہے اور میں معبود ہوں۔ میں لا الہ الا اللہ وہ محمد رسول اللہ ہے۔ یہ دو الگ Ideas ہیں تو پھر مولا تیرا وہ ملانا اور وصال کیا ہوا؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ نادان

دیکھتا نہیں لا الہ الا اللہ میں اللہ کی ہ کا جہاں End ہو رہا ہے اس کے ساتھ ہی محمد ﷺ کی م شروع ہو رہی ہے۔ توحید و رسالت دو ہیں اور وصال یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں فاصلے اور فرق کرنے کے لئے واؤ یا قومہ نہیں ہے۔ یوں نہیں کہا کہ اللہ ایک ہے اور محمد اللہ کا رسول ہے بلکہ فرمایا اللہ ایک ہے محمد اللہ کا رسول ہے۔

آپ نے کلمہ طیبہ میں دیکھا کہ ادھر الوہیت خدا ہے، ادھر رسالت مصطفیٰ ﷺ ہے۔ ادھر اللہ کا نام ادھر محمد ﷺ کا نام ہے مگر درمیان میں واؤ نہ لگا کے وصال کر دیا ہے۔ اگر و یا And لگتا تو الگ الگ رہتے۔ And ہٹا کر اللہ کی ہ کو محمد کی م سے ملا دیا ہے اور محمد کی م کو اللہ کی ہ سے ملا دیا ہے۔ اب محمد اللہ تو نہیں بنا اور محمد اللہ تو بن نہیں سکتا مگر محمد اللہ سے جدا بھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اللہ نے اسلام کے کلمے کے الفاظ میں واؤ نہیں لگایا تا کہ پتہ چل جائے کہ اللہ جو اپنے مصطفیٰ ﷺ پر درود اور صلوۃ پڑھتا رہتا ہے یعنی مصطفیٰ کو جب سے بنایا ہے تب سے جب تک ہے اپنے اور اپنے مصطفیٰ ﷺ کے درمیان جو "اور" تھا وہ مٹاتا رہتا ہے اور ملاپ کرتا رہتا ہے جب ملاپ ہو جائے تو فاصلے نہیں رہتے۔ اس بات کی سمجھ دل والوں کو آئی ہے۔ ان کو کیا سمجھ آئے۔ جن کو دل کی لذت نہ ملی بہرے کو کیا سنایا جائے اور اندھے کو کیا دیکھایا جائے۔ جس نے ملاپ اور وصال کی شراب نہیں چکھی اسے لذت اور وصل کی بات کا کیا علم؟ اسے فاصلے ہی سمجھ آئیں گے کیونکہ وہ عمر بھر فاصلوں میں ہی رہا۔ جو عمر بھر فاصلوں میں رہا اس کو فاصلہ ہی سمجھ میں آئے گا۔ جس کا فاصلہ مٹا نہیں تو اس کو وصال کہاں سے سمجھ آئے۔

لہذا اس وصل اور صلوۃ کو سمجھنے کے لئے اولاً اپنے فاصلے مٹانے کی ضرورت ہے۔ جب بندہ اپنی رضا اس کی رضا میں فنا کر دیتا ہے۔ اپنی خواہش اس کے امر میں فنا کر دیتا ہے، اپنا ہونا اس کے ہونے میں فنا کر دیتا ہے، اپنی طلب اس کی طلب میں فنا کرتا ہے اور فاصلہ نہیں رہتا تو تب اسے قربت کی سمجھ آتی ہے اور جب قربت مل جاتی ہے تو وصال کی بھی سمجھ آ جاتی ہے۔ یہ باتیں فاصلے والوں کو سمجھ نہیں آتیں۔

☆☆☆☆☆☆

اظہار تعزیت

گذشتہ دنوں اسسٹنٹ ایڈیٹر محترمہ کوثر رشید کے دادا جان قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ منہاج القرآن ویمن لیگ کی جملہ ممبران نے مرحوم کی بخشش اور اعلیٰ درجات کیلئے خصوصی دعا کی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ مرحوم کی بخشش و مغفرت فرمائے۔ انہیں جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور اپنے پیارے محبوب ﷺ کی شفاعت عالیہ سے بہرہ یاب فرمائے۔ (آمین)

درس نمبر ۱۶

دروسِ سلوک و تصوّف

صاحبزادہ مسکین فیض الرحمٰن درانی

بحمد اللہ تعالی ماہانہ دروس سلوک وتصوف میں ہماری گفتگو کا مدعا اپنے احباب کو ہر ماہ اس قدر مواد فراہم کرنا ہے۔ کہ وہ آسانی سے سمجھ کر اس پر مسلسل غوروفکر کریں اور خالق کائنات، قادر مطلق وحدہ لاشریک، ذوالجلال والاکرام، رب رحمٰن ورحیم اور مالک یوم الدین کی عظمت وجلالت اوراس کی حاکیت اعلیٰ کے سامنے اپنے سرتسلیم کو دل کی مکمل تصدیق کے ساتھ خم کرتے ہوئے زبان سے اس کی عظمت کے ترانے گائیں، اللہ جل شانہ کی صفات اور آیات میں تفکیر اور تدبیر ہی حقیقت کی تلاش کا وہ سفر ہے جس کے ذریعے اللہ سبحانہ وتعالی کی قدرتوں کا ادراک ہوتا ہے کہ اس نے اپنے نور کے پرتو سے خلق اول ﷺ کے نور کو تخلیق کیا اور اس انتہائی طاقتور توانائی (Extremely High Energy) کی وحدیت (Singularity) کو معتدل توانائی (Lowenergy) میں تبدیل کر کے رحمۃ للعالمین بنادیا تاکہ عالمین اور جملہ مخلوق الٰہی اس توانائی کو برداشت کر کے رحمت وبرکت حاصل کر سکیں، اپنے عظیم شاہکار نور محمدی ﷺ سے آفاق (COSMOS) اور انفس(Souls) کو پیدا کرنا، عالمین کی ہر لمحے پیدائش (Creation) اور اس میں مسلسل وسعت (Continuous expansion) کائنات میں تخلیق وتعمیر کا لامتناہی سلسلہ کائنات کی سب سے پیچیدہ مخلوق ''انسان،، کی تخلیق اور اسے ایک باقاعدہ تدریجی شعوری اور عقلی نظام سے مزین کرنا، انسان کو مکمل شناخت ذات اور شعور زندگی دینا تاکہ انسان کی بودوباش کے لیئے کائنات سے الگ ایک ایسی دنیا (Planet Earth) وجود میں آئے جس کے اندر انسان کے لئے وہ سب کچھ ہو جو کائنات کے کسی دوسرے سیارے، ستارے، نیبولے اور کہکشاں میں نہ ہو، ہوا اور پانی جیسی نعمتیں انسان کو عطا کرنا، جو کسی دوسرے سیارے، ستارے میں نہیں ہیں پھر اس نے زمین پر ایک ایسا ماحول (Environment) بنایا اور اس کو نباتاتی مراحل تخلیق اوراس کے اشجار ونباتات کو نیم شعوری حیات کی تکمیل کے مراحل سے گزار کر حیوانات کو سادہ شعوری زندگی کی

تکمیل سے انسان کے تابع کردیا، یہ سب کچھ خالق کائنات وانفس کی بے پناہ قوت، توانائی، حکمت، عدالت اور حاکمیت اعلیٰ پر ہمہ وقت گواہی دے رہی ہے، تلاش حقیقت کے لئے مومن کو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں پر غور وفکر کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اسے وجود باری کے بارے میں تفکر سے منع فرمایا گیا ہے۔

تَفَکَّرُوْا فِی آلاءِ اللّٰہِ وَلَاتَفَکَّرُوْا فِی اللّٰہِ ۔

''اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نشانیوں (تخلیقات) میں غور وفکر کرو، اور ذات باری تعالیٰ میں غور وفکر نہ کرو۔''

اللہ جل شانہ سورہ الانعام میں ارشاد فرماتا ہے۔ ''لَاتُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَیُدْرِکُ الْاَبْصَارَ''

''آنکھیں اس کا ادراک نہیں کرسکتیں (نگاہیں اس کو پا نہیں سکتیں اور نہ ہی اس کا احاطہ کرسکتی ہیں) اور وہ (لوگوں کی) نگاہوں کو پا سکتا ہے، (اس کا ادراک کرسکتا ہے، وہ ان کی بصارت اور بصیرت سب ہی کا احاطہ کئے ہوئے ہے) اور وہ بڑا باریک بین اور باخبر ہے۔''

بیشک انسان اللہ جل مجدہ کو بچشم سر دیکھ نہیں سکتا، لیکن بصارت رکھنے والے مومنین اس کی نشانیوں میں اس کی حقیقت پالیتے ہیں۔ رب العالمین جملہ مخلوقات کا خالق ہے، اس کی ساری مخلوق اس کو اللہ، رحمٰن اور رحیم مانتی اور اس کی تصدیق کرتی ہے، شیاطین اور انسانوں میں بعض اس کو نہیں مانتے، بعض اس کو اپنے اندازوں کے مطابق مانتے ہیں اور اس کو مختلف شکلوں میں مانتے ہیں، ہم نے قبل ازیں عرض کیا تھا کہ کائنات میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کی صحیح معرفت صرف خلق اول محمد رسول اللہ ﷺ کو ہے۔ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

کُنْتُ کَنْزاً مَخْفِیًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرِفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ.

''میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا، میں نے چاہا کہ میری پہچان ہو، تو میں نے خلق کو تخلیق کیا۔''

خلق اول اور باعث تخلیق کائنات حضور پرنور ﷺ کی ذات اقدس ہے اور اسی کے نوری وجود سے آفاق وانفس کو پیدا کیا گیا ہے۔ قرآن حکیم میں انسانوں اور جنات کی تخلیق کا مقصد اللہ کی عبادت کو قرار دیا گیا ہے، معبود حقیقی کے سامنے ہر معاملے میں سر تسلیم خم کرنا، اس کے احکامات کو ماننا اور اس پر عمل کرنا عبادت کہلاتا ہے اور اسی میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا پنہاں ہے، جو انسان کا سرمایہ حیات ہے۔ ''وَرِضْوَانٌ مِنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ''، اللہ تعالیٰ جل شانہ کی شانوں کی شاہد ذات محمدی ﷺ ہے اور وہی ذات ﷺ ہی منشاء ایزدی اور رضائے الٰہی کی مخبر صادق ہے۔

حضور نبی اول وآخر ﷺ کا مشن عامۃ الناس کو ''عبادت'' اور ''رضائے الٰہی کے حصول'' کا طریقہ کار

(Procedure) بتاتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء، رسل اور پیغمبر علیہم السلام کو بھی اس مشن میں حصہ لینے پر مامور فرمایا۔ اس مقصد کے لئے عالم ارواح نورانی ماحول میں ایک عظیم الشان جلسے کا انعقاد ہوا، خالق کل جل شانہ میر مجلس تھے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا خلق اول نور محمدی ﷺ اپنے خالق جل شانہ کے سامنے تھا، جس پر انوار ربانی کی شعاعیں مرتکز تھیں، وجود محمدی ﷺ میں نور کا انعطاف و انعکاس ہو رہا تھا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نور کا انعطاف محبوب رب دوجہاں ﷺ کے لئے مخصوص تھا اور انعکاس نور سے تمام عالم ارواح منور ہو رہا تھا، اس وقت موجودات عالم تھے، نہ آفاق وانفس کا کوئی وجودی منظر، راز کی محفل تھی، ارواح انبیاء سے میثاق لینے کی ساعت تھی، انبیاء، رسل اور پیغمبروں سے عہد لینے (Oath taking) کی گھڑی تھی، ازلی شاہد، مبشر، نذیر اور داعی ﷺ کی رسالت پر ایمان لانے کا وقت تھا، اللہ جل شانہ کا فرمان یوں صادر ہوا، قرآن حکیم میں ارشاد باری نے سورہ آل عمران کی آیات 81 اور 82 میں میثاق النبیین کا عجیب نقشہ کھینچا ہے۔

''اور جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تمام انبیاء سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور حکمت سے سرفراز کروں، پھر تمہارے پاس جب (میرا یہ) رسول ﷺ آئے، جو تم کو دی گئی کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہو تو تم اس رسول ﷺ پر ضرور ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد لازماً کرو گے (اس کی عالمگیر مشن کا حصہ بنو گے) (مزید تاکید کے طور پر) فرمایا کیا تم (سب پیغمبروں نے) اقرار کیا، اور اس پر میرا عہد قبول کیا (یعنی اگر تم خود اس نبی کو پاؤ تو اس کی تصدیق کرو، ورنہ اپنی امت کو تاکید کر جاؤ کہ بعد میں آنے والے پیغمبر ﷺ کی تصدیق کریں، پیغمبروں کے میثاق میں ان کی امت شامل ہے) سب پیغمبروں نے عرض کیا، ہم نے اقرار کیا (کہ ہم اپنے عہد پر ثابت قدم رہیں گے اور اپنی امت کو اس عہد پر رہنے کی تاکید کریں گے) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا تو (اس عہد و پیماں کے) تم گواہ رہنا اور میں تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں، پھر جو کوئی بھی اس کے بعد روگردانی کرے گا تو وہ فاسقوں میں شمار ہوگا۔

مجلس آرائی کی شان ماورائے بیان ہے کہ یہ حس اِدراک سے ارفع اور قسام ازل کی جلوہ نمائی خیال وگمان سے بالاتر ہے، انبیاء علیہم السلام کی ارواح نورانی پر قیامت تک کی عظیم ذمہ داریاں ڈالی جانے والی تھیں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبودیت کا اقرار اور اس کے پیغامات کو سمجھنے اور قبول کر لینے کی اہلیت کے لئے انسانوں کی تربیت اور تیسرے مرحلے پر آنے والی مقدس ترین ہستی نبی آخر الزماں محمد رسول اللہ ﷺ کی خبر، ان پر ایمان

لانا اور ان کے مشن میں ضرور بالضرور مدد اور نصرت کرنا، میثاق النبیین کو نبھانے اور اللہ اور اس کے محبوب پاک ﷺ کے سامنے سرخرو ہونے کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و رسل علیہم السلام نے یہ تینوں فرائض اس تسلسل اور دیانت سے ادا کئے، کہ گویا یہی مقصد تخلیق کائنات تھا، اللہ سبحانہ وتعالی نے خلق اول محمد مصطفیٰ ﷺ سے ارشاد بھی یہی فرمایا تھا۔

لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ ”محبوب ﷺ اگر آپ نہ ہوتے تو میں کائنات کو پیدا نہ کرتا۔،،

بیشک اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی پہچان کے لئے اپنے محبوب مکرم ﷺ کو پیدا فرمایا، پھر اپنے شاہکار کو منوانے کے لئے آفاق وانفس کو پیدا فرمایا۔ میثاق النبیین، عالم ارواح میں سب سے پہلا عہد تھا، سب سے زیادہ مقدس مخلوق یعنی گروہ انبیاء نے رسول کون ومکان کو کائنات بھر کا سلطان تسلیم کرنے اور ان کی نصرت کے لئے کیا تھا۔

قرآن حکیم میں تین معاہدے مذکور ہوئے ہیں، پہلا عہد بنی نوع انسان سے عالم ارواح میں اللہ کی خالقیت، الوہیت اور ربوبیت کا لیا گیا، ”اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی شَھِدْنَا،، (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں (سب نے) کہا، کیوں نہیں! (تو ہی ہمارا رب ہے) ہم اقرار کرتے ہیں)

میثاق اول سے اللہ کی وحدانیت کا احساس انسان کی فطرت بالقوہ (Potential nature) میں راسخ کر دیا گیا، تا کہ انسان مرکز توحید سے وابستہ رہے، قلب حقیقت کی تلاش میں رہے، چاہے اس کا ماحول جس قسم کا ہو، خواہ وہ کفر والحاد کا ہو یا شرک وبت پرستی کا، بہرحال اس کے لاشعور میں رب العالمین جل شانہ کا احساس کسی نہ کسی صورت میں موجود رہے، انسانی فطرۃ بالقوۃ (Human Nature) میں موجود اقرار الوہیت کا یہ لطیف راز اس وقت کھل کر سامنے آتا ہے، جب ہم بتوں اور مظاہر قدرت کے سامنے سر جھکانے والوں کو دیکھتے ہیں، کہ وہ بھی ”کسی بہت بڑی طاقت،، کو اپنا رب تسلیم کرنے کے لئے تصویروں، بتوں اور مظاہر قدرت کے سامنے اپنے سروں کو جھکاتے ہیں، ”کوئی ہے ضرور،، جسے وہ اپنا رب ماننا چاہتے ہیں۔ دوسرا میثاق خاص اہل کتاب علمائے کرام سے اظہار دین کا لیا گیا۔

”وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ لَتُبَیِّنُنَّہٗ لِلنَّاسِ وَلَاتَکْتُمُوْنَہٗ،،

تیسرا میثاق سرکار ہر دوسرا نبی محتشم ﷺ پر ایمان لانے اور ان کی خدمت واطاعت بجالانے کا جو بلاواسطہ سارے انبیاء ومرسلین اور پیغمبروں علیہم السلام سے براہ راست اور بالواسطہ ان کی امتوں سے لیا گیا اور تین تاکیدوں کو جمع کرنے سے اسے مزید مضبوط بنایا؛ اول یہ کہ تمام رسل وانبیاء کو ایک دوسرے پر گواہ بنایا گیا

دوئم یہ کہ اپنی شہادت ان کے عہد پر قائم فرمائی، سوم یہ کہ اس عہد کی پاسداری نہ کرنے والوں کو فاسق قرار دیا گیا، یہ تیسری تاکید اور وعید بعثت نبوی کے بعد سابقہ پیغمبروں کی امتوں کے لئے ہے کہ نبی آخر الزماں سید الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان نہ لانے والے کافر مطلق ہوں گے، سرور کائنات فخر موجودات تمام کائنات کے رسول اور تمام رسولوں کے سردار ہیں، تمام نبی علیہم السلام آپ کے براہ راست امتی ہیں۔ آپ کی امت تمام امتوں سے افضل ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے شاہکار خلق اول ﷺ کی ذات پاک اور مقام ومرتبہ کو بے مثال رکھا، اپنے محبوب مکرم ﷺ کی ذات کی طرح ان کی صفات کو بھی بے مثل رکھا، ان کی نبوت اور رسالت بے مثل، ان پر اتاری گئی کتاب بے مثل، ان کی معراج اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات بے مثل، ان کا کلام بے مثل، ان کی اہل بیت بے مثل، ازواج بے مثل، بنات واولاد بے مثل، اسوہ حسنہ بے مثل، سیرت بے مثل، خطاب بے مثل، غزوات بے مثل، اللہ سے عشق بے مثل، علماء واولیاء بے مثل، اللہ سبحانہ کی طرف راہ نمائی بے مثل اور امت کی تعلیم وتربیت بے مثل ہے۔

☆☆☆☆☆☆

نور نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیدہ ریحانہ بخاری

بھینی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے   کلیاں کھلیں دلوں کی ہوا یہ کدھر کی ہے

نوخیز کلیوں نے اک ادا کے ساتھ اپنی مخمور نگاہوں کو کھولا اور بھرپور انگڑائی لی۔ کھلی ہوئی ان معصوم کلیوں کی مہک ساری فضا کو معطر کرگئی۔ ایک آبدار موتی اپنی چمک دمک سے آنکھوں کو خیرہ کرتا ہوا مخملی گھاس پر آگرا۔ گھاس نے مسکرا کر موتی کو اپنی آغوش میں چھپالیا۔ چشم فلک نے بڑے پیار سے اس حسین منظر کو دیکھا۔ ایک یہی قطعہ کیا آج تو سارا ماحول ہی ایسے حسین مناظر پیش کررہا تھا اور ایسا کیوں نہ ہوتا آج ہی تو وہ مبارک ہستی کائنات رنگ و بو میں تشریف لائی تھی جس کی خاطر اسے تخلیق کیا گیا تھا آج ہی تو اس نور نے ساری دنیا کو منور کیا تھا جس کی خواہش وادی مکہ کی ہر دوشیزہ کے دل کی دھڑکن تھی۔

نور نبوت اور فاطمہ بنت مُر

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ قریش مکہ کے وہ حسین وجمیل، مردانہ وجاہت کا شاہکار نوجوان تھے جن کے حسن کی انتہا وہ نور نبوت تھا جو پیدائش سے لے کر آج تک ان کی روشن اور کشادہ پیشانی میں ستاروں کی مانند چمکتا تھا۔ اسی نور کے باعث ان کے حسین چہرے میں ایسی بھرپور مقناطیسیت پیدا ہوگئی تھی کہ اپنے پرائے سب ان کے گرویدہ تھے۔ ان کی جانب کھنچے چلے آتے تھے۔ اسی نور کی کشش کے باعث قریش مکہ کی تمام دوشیزائیں اپنے دل میں آپؓ کی خواہش رکھتی تھیں اور آپؓ سے نکاح کرکے اس نور کی امین بننا چاہتی تھیں۔ ان میں سے چند نے تو موقع ملنے پر نہایت شائستہ اور مہذب انداز میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس خواہش کا اظہار بھی کردیا تھا۔ انہی خواتین میں سے ایک کا نام فاطمہ بنت مُر بتایا جاتا ہے یہ نہایت باکردار اور کتب سماوی کی عالمہ تھیں تمام قریش کی طرح ان کے علم میں بھی یہ بات تھی کہ حضرت عبدالمطلب نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ رضی

اللہ عنہ کے بچ جانے کی خوشی میں سو اونٹ قربان کئے ہیں۔ وہ بھی زندگی کے شب و روز میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی میں چمکتے نور کا مشاہدہ کیا کرتی تھیں اور اپنے دل میں اس نور کو پانے کی خواہش رکھتی تھیں۔ ایک روز انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس خواہش کا اظہار بھی کردیا اور کہا اے عبداللہ! آپ کے والد نے آپ کی زندگی کی خوشی میں جتنے اونٹ قربان کئے تھے میں اتنے ہی اونٹ دینے کو تیار ہوں اگر آپ مجھ سے نکاح کرلیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بوجوہ انکار کردیا۔ جب حضرت عبداللہ کی شادی حضرت بی بی آمنہؓ سے ہوگئی تو اس عالمہ نے اپنی خواہش کی وضاحت اس طرح کی۔ ''اے عبداللہ میں کوئی بدکردار عورت نہیں ہوں میں آپ کی جانب اس لئے مائل ہوگئی تھی کیونکہ آپ کی پیشانی میں نور نبوت چمکتا تھا''۔

فاطمہ شمعیہ کی خواہش نکاح

یہ خواہش محض ایک عورت کی نہیں تھی ایسی کئی اور خواتین بھی تھیں انہی میں مکہ کی وہ عورت بھی تھی جو کاہنہ ہونے کے ساتھ ساتھ تورات اور انجیل کی عالمہ بھی تھی۔ جب حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ کو لے کر بغرض نکاح قبیلہ بنوزہرہ روانہ ہوئے تو راستے میں اس عورت یعنی فاطمہ شمعیہ سے ملاقات ہوئی۔ فاطمہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی میں نور محمدی ﷺ چمکتے دیکھا تو فوراً سب کچھ بھانپ کر اس نور پر ہزار جان سے فریفتہ ہوگئی اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو نکاح کا پیغام دیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ابھی تو ہم جارہے ہیں واپسی پر تجھ سے بات ہوگی۔

حضرت بی بی آمنہؓ امین نور نبوت

قبیلہ بنوزہرہ کے مرحوم سردار وہب کی بیٹی اور موجودہ سردار وہیب کی بھتیجی بی بی آمنہ کی اعلیٰ ترین سیرت و کردار کے چرچے زبان زد خاص و عام تھے۔ آپؓ بھی حضرت عبداللہ کی مانند حسین سیرت و حسن صورت کا مکمل اور بے مثل نمونہ تھیں۔ حضرت عبداللہ اپنے والد کے ہمراہ قبیلہ بنوزہرہ پہنچے یہاں حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اپنے لاڈلے بیٹے کے ساتھ حضرت بی بی آمنہؓ کے نکاح کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں۔ وہیب کو قریش مکہ کے اعلیٰ ترین گھرانے کے اتنے بہترین رشتے سے بھلا کیونکر انکار ہوسکتا تھا چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت بی بی آمنہؓ سے ہوجاتا ہے اور یوں دو پاکیزہ روحیں نکاح کے مقدس بندھن میں بندھ جاتی ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تھوڑا عرصہ وہاں قیام کرنے کے بعد اپنی عفت مآب دلہن کو لے کر واپس مکہ آجاتے ہیں۔

فاطمہ شمعیہ کی اپنی خواہش نکاح سے دستبرداری

انہی دنوں میں حضرت عبداللہ کا گزر ایک بار پھر فاطمہ شمعیہ کے قریب سے ہوتا ہے۔ آپؓ اسے دیکھ کر فرماتے ہیں کہ تو نے ہمیں نکاح کا پیغام دیا تھا اس وقت ہم نے تجھے جواب نہیں دیا تھا۔ آج تو اپنی مرضی بتا۔ فاطمہ ایک بار پھر آپؓ کے چہرے کی طرف دیکھتی ہے اور افسوس سے جواب دیتی ہے۔ اے عبداللہ! اب مجھے آپ سے شادی کی خواہش نہیں رہی کیونکہ جس نور کی تمنا میں، میں آپ سے نکاح کرنا چاہتی تھی وہ نور تو خوش نصیب آمنہ رضی اللہ عنہا لے گئی اب میں آپ سے شادی کر کے کیا کروں گی؟

حجرہ بی بی آمنہؓ اور نور کی بارش

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی شادی ماہ رجب کے اوائل میں ہوتی ہے وہ پیر کا مبارک دن تھا اور صرف تین دن بعد جمعے کی رات کو یہ مقدس اور دلآویز نور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پشت مبارک سے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک میں منتقل ہوجاتا ہے اور اس نور محمدی ﷺ کی بشری ولادت کی تشکیل کا اہتمام شروع ہوجاتا ہے۔ 9 ماہ گذر جاتے ہیں اور پھر ایک متبرک اور روشنیوں میں نہائی ہوئی ایک حسین شب۔۔۔۔

سر جھکا اے کشت کفر، آتا ہے اہلا نور کا　　　پڑتی ہے نوری بھرن اُمڈا ہے دریا نور کا

وادی مکہ میں مٹی سے بنے ایک کچے مکان کے خوشبوؤں سے معطر ایک کمرے میں ایک حسین و جمیل دوشیزہ بلند اور اعلیٰ ترین سیرت و کردار کی حامل شرم و حیا اور معصومیت کا پیکر، صبر و شکر کی اعلیٰ ترین قدروں کی خوگر جیون ساتھی کی جدائی کا صدمہ دل ناتواں میں چھپائے اپنی فطری معصومیت کے ساتھ تخلیق کے عظیم اور پاکیزہ ترین مرحلے سے گزر رہی تھی آج کی رات اس کی زندگی کی سب سے حسین رات اور یہ لمحات اس کی زندگی کے ہی کیا کائنات کے حسین ترین لمحات تھے آج وہ عظیم ہستی اس کائنات ہستی میں بصورت بشر جلوہ گر و جلوہ افروز ہونے جارہی تھی۔ جس کی خاطر ہی یہ سارا عالم آب و تاب بنایا، سجایا اور سنوارا گیا تھا جس کی محبت کی خوشبو رب کائنات نے ذرے ذرے میں سمودی تھی جس کے حسن جہاں ساز نے کائنات کے سارے حسن کو اپنی حسین آغوش میں سمیٹ لیا تھا۔

تیرے ہی دم قدم سے ہے کونین کا شباب　　　تو حسن کائنات ہے تو جان کائنات

مکہ کے وہ ماہ نور اس کائنات رنگ و بو میں کیا تشریف لائے کہ اس نورانی ولادت کی برکت سے بی بی

آمنہؓ کا مقدر ہی جگمگا اٹھا وہ مرحلہ جو دیگر عورتوں کے لئے نہایت کٹھن ہوتا ہے آپؐ کے لئے بے حد آسان کردیا گیا۔ نگاہوں کے سامنے سے پردے ہٹادیئے گئے پھر چار سو ایسا نور پھیلا کہ شام اور روم کے محلات بھی نگاہوں سے پوشیدہ نہ رہے۔ مخدومہ کائنات حضرت آمنہؓ فرماتی ہیں جب میرے بیٹے محمد ﷺ کی پیدائش ہوئی تو میرے جسم سے ایک نور نکلا جس کی روشنی میں، میں نے شام کے محلات دیکھ لئے، ایسا کیوں نہ ہوتا آج وجہ تخلیق کائنات اور کل عالمین کی سب سے عظیم نورانی ہستی نے بطن مادر سے آغوش مادر تک پہنچنے کی ایک اور منزل طے کرلی تھی۔ سفر سعادت کا ایک اور مرحلہ مکمل ہوگیا تھا اور ایسی نورانی ہستی کی سواری جب کسی منزل سے گزرتی ہے تو روشنیاں ہی کی جاتی ہیں راستے بقعہ نور بنائے جاتے ہیں پھر جب روشنیاں زیادہ ہوں تو عام حالات میں آنکھ سے اوجھل چیز بھی صاف نظر آنے لگتی ہے۔

حضرت مریمؑ، حضرت آسیہؑ اور جنتی حوروں کی آمد

وہ کیا عظیم گھڑیاں تھیں کہ جب حضرت آسیہؑ اور حضرت مریمؑ کو بھی حکم ہو رہا ہے کہ جنتی حوروں کو ساتھ لے کر جاؤ اور ام محمد ﷺ کو اس عظیم ولادت کی خوشخبری سناؤ، دلاسہ اور تسلی دو۔ انہیں راحت و آرام پہنچاؤ اس عظیم عمل سے گزرنے کی خوشی میں جنتی مشروب پلاؤ۔ حضرت بی بی آمنہؓ خود ولادت شریف کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں۔ ''بوقت حمل میں نے قبیلہ عبد مناف کی عورتوں کی طرح حسین اور کھجور کی طرح لمبی عورتوں کو دیکھا انہوں نے مجھے اپنے گھیرے میں لے لیا میں نے ان سے زیادہ حسین عورتیں پہلے کبھی نہیں دیکھی تھیں ان میں سے ایک عورت آگے بڑھی اور اس نے مجھ سے کہا مجھ سے ٹیک لگالو میں نے ٹیک لگالی پھر ایک اور عورت آگے بڑھی اس نے مجھے پینے کے لئے ایک مشروب دیا یہ مشروب دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا وہ بڑے پیار سے کہنے لگی اسے پی لو میں نے پی لیا دوسری بولی اور پیو میں نے اور پیا جب میں سیر ہوگئی تو میں نے ان سے ان کے بارے میں پوچھا ان خوبصورت عورتوں نے بتایا کہ وہ حضرت آسیہؑ اور حضرت مریمؑ ہیں اور ان کے ساتھ جنت کی حوریں ہیں''۔ بلاشبہ ان معزز عورتوں کی جانب سے یہ ساری محبت ساری عقیدت سارا پیار سارا احترام اس عظیم ہستی کی وجہ سے تھا جو عورت کے وجود کو رفعت و عظمت کی بلندیوں تک پہنچانے کے لئے جلوہ گر وجلوہ افروز ہورہی تھی جن کے وجود مسعود کی برکت سے مردوں کے ہاتھوں زندہ گاڑی جانے والی لڑکی کے قدموں کو خود مردوں کی بھی جنت قرار دیا جانا تھا وہی مقدس و محترم ہستی جس کی پیدائش کل عالم کے لئے سراپا رحمت تھی۔

واہ رتبہ تیرا سیدہ آمنہؓ کب کسی کے مقدر میں ہے یا ہوا
نور ہے آپ کا سیدہ آمنہؓ آپ کو جو ملا سیدہ آمنہؓ

آپ ﷺ کی ولادت ہوئی تو فوراً بعد ہی آپ کو ساری دنیا کی سیر کرائی گئی تا کہ تمام کائنات اللہ کے محبوب اور اپنے آقا ﷺ کو پہچان کر زیارت کا شرف حاصل کر لے اور آپ ﷺ بھی اپنی تمام سلطنت اور تمام امت کو دیکھ لیں۔

میلاد مصطفیٰ ﷺ اور حضرت شفا بنت عمرو

حضرت شفاؓ بنت عمرو فرماتی ہیں جب رسول ﷺ کی حضرت آمنہؓ کے گھر ولادت ہوئی تو آپ ﷺ سب سے پہلے میرے ہاتھوں میں تشریف لائے سبحان اللہ لاکھوں کروڑوں درود وسلام ہوں ان مبارک ہاتھوں پر جنھوں نے سب سے پہلے حضور علیہ السلام کے نورٌ علیٰ نور بدن مبارک کو چھونے کا شرف حاصل کیا فرماتی ہیں: ''اس وقت میں نے کسی کہنے والے کو سنا وہ کہہ رہا تھا آپ پر اللہ رحمت نازل فرمائے اور آپ کا رب آپ پر رحمت کے پھول برسائے'' آگے فرماتی ہیں: ''مشرق ومغرب میں جو کچھ تھا وہ میرے سامنے روشن ہوگیا اور یہ روشنی اتنی تھی کہ اس میں، میں نے روم کے محلات بھی دیکھ لئے'' پھر میں نے آپ ﷺ کو کپڑے پہنا کر بستر پر لٹا دیا اسی دوران اچانک روشنی بھی کم ہوگئی مجھ پر رعب اور کپکپی طاری ہوگئی میں نے دائیں طرف سے سنا کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا انہیں کہاں لے گئے ہیں؟ جواب آیا مغرب کی طرف اس کے بعد پھر روشنی پھیل گئی مجھ پر رعب چھا گیا اور میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے روشنی پھر کم ہوگئی اس دفعہ بائیں طرف سے آواز آئی کوئی کہہ رہا تھا اب انہیں کہاں لے گئے ہیں؟ جواب آیا مشرق کی طرف لے گئے ہیں۔

حضرت فاطمہؓ بنت عبداللہ اور ستاروں کی چمک

حضرت فاطمہؓ بنت عبداللہ حیران ہیں یہ ستارے جو آسمان پر چمکتے ہیں اتنے روشن کبھی نہ تھے جتنے آج ہیں۔ کائنات جتنی روشن آج ہے اتنی پہلے تو کبھی نہ تھی جتنا نور آج ہر طرف پھیلا ہوا ہے اتنا پہلے تو کبھی نہ تھا نورانی کرنوں کی یہ چھما چھم بارش یہ کہاں سے ہو رہی ہے یہ سب کمال تھا اس نور محمدی ﷺ کا جو آج کی رات بی بی آمنہؓ کی گود میں چمکنے والا تھا جس کی نورانی کرنوں سے ہر ظلمت مٹ جانے والی تھی ہر تاریکی دور ہو جانے والی تھی ہر اندھیرا چھٹ جانے والا تھا چار سو نور ہی نور اجالا ہی اجالا ہونے والا تھا حضرت فاطمہؓ بنت عبداللہ فرماتی ہیں جس گھڑی رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہوئی میں بھی حضرت بی بی آمنہؓ کی خدمت میں حاضر تھی اس

وقت میں نے جس چیز کی طرف دیکھا اسے نور ہی نور پایا میں نے آسمانوں کی طرف دیکھا تو مجھے پتہ چلا کہ وہ تو زمین سے قریب تر ہوتے چلے جا رہے ہیں حتی کہ اتنے نیچے آگئے کہ مجھے یوں لگا گویا یہ ابھی مجھ پر گر پڑیں گے اور جب بی بی آمنہؓ نے آپ ﷺ کو جنم دیا تو ایسا نور بی بی آمنہؓ سے نکلا جس سے سارا گھر روشن ہوگیا اور ہر طرف نور ہی نور پھیل گیا۔

باغ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا   مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

نور ولادت اور مخدومہ کائناتؓ

مخدومہ کائنات حضرت بی بی آمنہؓ فرماتی ہیں مجھے دوران حمل ایسی کوئی تکلیف نہیں ہوئی جو ایسی حالت میں عام عورتوں کو ہوتی ہے جب حمل مبارک کو چھ ماہ گزرے تو خواب میں ایک ہستی تشریف لائی اس نے مجھ سے کہا اے آمنہؓ کائنات کی افضل ترین ہستی تیرے پیٹ میں جلوہ گر ہے جب وہ پیدا ہوں تو ان کا نام محمد ﷺ رکھنا جب وہ لمحہ مبارک قریب آیا اور وہ کیفیت طاری ہوئی جو عموماً عورتوں کو ایسے مواقع پر طاری ہوتی ہے تو میرے پاس کوئی نہ تھا میں نے ایک گونجدار آواز سنی جس نے میرے اوپر ہول طاری کردیا پھر دیکھا جیسے کسی نے سفید پرندے کے پر جیسی کوئی چیز میرے سینے پہ مل دی ہے اس سے میرا خوف جاتا رہا اور ہر تکلیف زائل ہوگئی اس وقت میں پیاس محسوس کررہی تھی اچانک دودھ کی طرح سفید مشروب میرے سامنے پیش کیا گیا جو میں نے پی لیا اس سے ہر چیز منور ہوگئی جیسے مجھ سے نور پھوٹ رہا ہو۔

اپنے لاڈلے بیٹے محمد ﷺ کی ولادت کے بعد کے احوال کا ذکر کرتے ہوئے مزید فرماتی ہیں کہ ایک بادل نمودار ہوا اس سے گھوڑوں کے ہنہنانے اور پروں کے پھڑ پھڑانے کی آوازیں آرہی تھیں اس بادل نے انہیں ڈھانپ لیا اور وہ میری نظروں سے غائب ہوگئے میں نے سنا کوئی کہہ رہا تھا محمد ﷺ کو مشرق و مغرب اور انبیاء کرام کے اماکن ولادت پر لے جاؤ اور جن و انس سے درندوں اور پرندوں سے اور ہر قسم کی روحانی مخلوق سے ان کا تعارف کراؤ اور انہیں حضرت آدمؑ کی صفوت، حضرت نوحؑ کی رقت و گریہ زاری، حضرت ابراہیمؑ کی خلعت اور دوستی، حضرت اسماعیلؑ کی زبان، حضرت یعقوبؑ کی بشارت، حضرت یوسفؑ کا حسن، حضرت داؤدؑ کی آواز، حضرت ایوبؑ کا صبر، حضرت یحییٰؑ کا زہد، حضرت عیسیٰؑ کی سخاوت عطا فرماؤ اور اخلاق انبیاء کرام سے معمور کردو۔

حضرت آمنہؓ مزید فرماتی ہیں پھر دوبارہ آپ ﷺ میری نگاہوں کے سامنے ظاہر ہوئے اس وقت ایک سبز ریشمی کپڑا آپ ﷺ کی مٹھی میں تھا کسی نے کہا مبارک ہو حضرت محمد ﷺ نے پوری دنیا پر قبضہ کرلیا ہے اور ساری مخلوق ان ﷺ کی غلامی میں آگئی ہے پھر میں نے تین اشخاص دیکھے ایک کے ہاتھ میں چاندی کی صراحی

تھی دوسرے کے ہاتھ میں سفید ریشم کا ٹکڑا تھا اس نے وہ کھولا اور اس میں سے ایک مہر نکالی اس کی چمک دمک سے دیکھنے والوں کی آنکھیں چندھیا گئیں اس سراحی کے پانی سے اسے سات مرتبہ دھویا پھر ان ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر لگا دی اور ریشم کے کپڑے میں لپیٹ کر کچھ دیر کے لئے اپنے پروں کے اندر چھپا لیا پھر انہیں میرے سپرد کر دیا اور یوں یہ مرحلہ ولادت تکمیل کو پہنچا۔

عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود — فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند — اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

اس انوار و تجلیات کی مبارک رات کی صبح کائنات ہست و بود کی حسین ترین صبح تھی یہ نورانی اور سہانی گھڑیاں پکار پکار کر کہہ رہی تھیں سنو اے خالق ارض و سما کی تمام مخلوق سنو اے مشرق و مغرب کے رہنے والو سنو اے عرش و فرش کے مکینو سنو اے چاند ستارو لوح و قلم سنو اے چرند و پرند شجر و حجر سنو! سنو اور گواہ ہو جاؤ کہ آج خالق کائنات نے وجہ تخلیق کائنات کو تمہارے درمیان پیدا فرما دیا ہے وہ عظیم ترین اور مبارک ترین ہستی تمہارے لئے تمہارے درمیان پیدا کر دی گئی ہے کہ جس کی خاطر تم خود پیدا کئے گئے ہو آج مقصد تخلیق کائنات پورا ہو گیا ہے آج گوہر مقصود حاصل ہو گیا ہے آج نبوت کے جھنڈے گاڑنے کی صبح ہے آج سلسلہ نبوت کے ہمیشہ کے لئے خاتمے کی صبح ہے آج بلندیوں کو چھونے والے ستاروں کے جھک جانے کی صبح ہے اور مدنی تاجدار کے دیدار خاص و عام کی صبح ہے آؤ اور رب کائنات کی اس خوشی میں شامل ہو کر رحمتوں برکتوں کے سارے خزانے لوٹ لو کہ آج گنجینہ عطا لٹانے کی صبح ہے۔

بزم کونین پہلے سجائی گئی — پھر تری ذات منظر پہ لائی گئی

سیدالاولیں سیدالآخریں — تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

☆☆☆☆☆☆

مبارک باد: گزشتہ دنوں اسلامیہ ڈگری کالج گجرات کی دو طالبات محترمہ آمنہ خاور کو آل پاکستان مقابلہ تقریر میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کرنے پر اور محترمہ مہوش کو مقابلہ حسن قرات میں تھرڈ پوزیشن حاصل کرنے پر خصوصی مبارکباد پیش کی جاتی ہے اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آئندہ بھی حصول علم اور زندگی کے ہر میدان میں نمایاں کامیابیاں عطا فرمائے۔ آمین

منجانب: اسلامیہ ڈگری کالج۔ گجرات

میلاد النبی ﷺ کے شرعی تقاضے اور ہماری ذمہ داری

مسز فرح فاطمہ

محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں گفتگو اس قصیدے کی مانند ہے کہ جس کا چرچا و شہرہ ہر سال ہر موسم میں پڑھا جائے پھر بھی لوگ اس سے اکتاہٹ محسوس نہ کریں بلکہ یہ ان کے قلوب و اذہان کی تازگی و شادمانی کا باعث بنے۔ ملک عزیز پاکستان میں ربیع الاول کا مہینہ آتے ہی ہر طرف نبی اکرم ﷺ کی ولادت مطہرہ کی خوشی میں عوام الناس کے مذہبی جذبات چھلکتے نظر آتے ہیں۔ اس بات میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ویسے تو سارا سال ہی محافل میلاد کا انعقاد بہت عقیدت و احترام سے کیا جاتا ہے مگر ربیع الاول کے مہینے میں یہ سماں کچھ اور ہی ہوتا ہے کیونکہ زمانہ ایک دوسرے سے مربوط ہوتا ہے موجودہ موقع کو دیکھ کر لوگ تاریخ گذشتہ کو یاد کرتے ہیں اور حاضر کو پا کر غائب کی طرف توجہ کرتے ہیں۔

بلاشبہ یہ محافل میلاد مصطفیٰ ﷺ توجہ الی اللہ اور توجہ الی الرسول ﷺ کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ اس موقع پر مبلغین، خطباء اور علماء کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی سیرت پاک کے بیان کے ذریعے امت مسلمہ کو خیر و فلاح کی دعوت دیں۔ محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ کی شرعی حیثیت اس کے تقاضے و آداب کے موضوعات پر خطابات کے ذریعے عوام الناس کو درست نہج پر آگاہی فراہم کریں تاکہ اس میں غیر شرعی رسومات کا خاتمہ کیا جاسکے۔

بدقسمتی سے اس حوالے سے بہت سی خرافات نے اس مقدس و بابرکت محافل کی حیثیت کو مشکوک بنادیا۔ امت مسلمہ اس حوالے سے دو طبقات میں بٹ گئی۔ ایک طبقہ یہ اعتراض اٹھاتا ہے کہ میلاد النبی ﷺ کی محافل عہد رسالت میں منعقد نہیں کی جاتی تھیں لہذا یہ بدعت ہیں۔ تو اس کا سادہ سا جواب تو یہ ہے کہ محبوب خدا کا میلاد تو فرش پر ہی نہیں بلکہ عرش پر بھی منایا گیا۔ تمام کتب فضائل و سیر میں ہمیں اس قسم کی روایات ملتی ہیں کہ

خوداللہ نے اپنے محبوب کی ولادت پر سارا سال خوشی منائی۔ پورا سال بطور جشن حضور ﷺ کی آمد پر ساری زمین کو سرسبز کردیا اور قحط سالی کا خاتمہ ہوا گلے سڑے درختوں کو بھی پھل لگے۔ رزق کی اتنی کشادگی دی کہ وہ سال خوشی و فرحت کا سال کہلایا۔ اس سال ولادت میں حاملہ ماؤں کو بیٹوں کی نعمت نصیب فرمائی۔

محض بدعت کہہ کر اسے ناپسندیدہ کہہ دینا ہٹ دھرمی و تنگ نظری ہے۔ بدعت کی دو اقسام ہیں۔ بدعت سیۂ اور بدعت حسنہ۔ بدعت حسنہ وہ نیا کام ہے جو دین کی اصل روح کو مسخ نہ کرے بلکہ دین کے فروغ کا باعث بنے اور دین کے فہم میں مددگار ثابت ہورہا ہو اور یہ اعتراض کہ عہد نبوی ﷺ میں میلادالنبی ﷺ نہیں منایا گیا تو اس کا جواب یہی ہے کہ جس طرح موجودہ صورتحال میں محافل میلاد مصطفیٰ منعقد کی جاتی ہیں۔ نعتیہ اشعار، اذکار، فضائل و کمالات بیان کئے جاتے ہیں تو یہ اپنی اصل میں بالکل نبی کی سنت مطہرہ ہے۔ حضور ﷺ کے ظاہری زمانہ میں بھی محافل میلاد منعقد کی جاتی تھیں۔ آپ ﷺ محفل میں بیٹھتے تھے اور محفل نعت منعقد کرواتے تھے۔ حضرت حسان بن ثابتؓ، حضور ﷺ کی شان اقدس میں نعتیہ اشعار کہتے تھے۔ آپ دعا فرماتے:

''اے اللہ! جب تک حسّان میری نعت پڑھتا رہے جبرائیل امین کو اس کی مدد کے لئے مقرر فرمادے''۔ (صحیح بخاری،۲:۹۰۸)

دوسرا طبقہ وہ ہے کہ جو میلاد مصطفیٰ ﷺ کے نام پر خرافات ومنکرات و بدعات و محرمات کو نادانی میں انجام دے رہے ہیں اور بے ادبی کے مرتکب ہورہے ہیں۔ صد افسوس کہ میلادالنبی ﷺ کا جشن منانے والے اور جلوس و میلاد مصطفیٰ کا اہتمام کرنے والے ایک طرف تو اتنی محبت کا اظہار کریں اور میلاد کی خوشیوں کو جزو ایمان سمجھیں دوسری طرف شرعی تقاضوں کو نظر انداز کرکے بے ادبی و گناہ کے مرتکب ہوں۔

عمومی طور پر دیکھا یہ گیا ہے کہ ۱۲ ربیع الاول کے موقع پر بعض شہروں میں نقلی پہاڑیاں، مذہبی مقامات کے ماڈلز بنائے جاتے ہیں۔ ان کی تزئین و آرائش پر بے تحاشہ خرچہ کیا جاتا ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ ان پہاڑیوں پر ڈسکو میوزک پر باقاعدہ نوجوان رقص کرتے ہیں۔ بات یہیں پر ختم نہیں ہوجاتی بلکہ خواتین جوق درجوق بہت شوق کے ساتھ ان جگہوں پر آتی ہیں۔ یہ بے حجابانہ اختلاط سراسر گناہ کا باعث ہے اور ڈھول ڈھمکے، فلمی گانے سب حرام اور ناجائز امور ہیں۔ جب تک ان محافل میں وقار اور سادگی کو پیدا نہ کیا جائے گا یہ محافل اللہ و رسول کی رضا سے محروم رہیں گی۔ ان محافل میں آداب سے پہلو تہی کی جائے گی تو رحمت خداوندی اور اس،

کے فرشتوں کا نزول نہیں ہوگا۔

قابل افسوس پہلو یہ ہے کہ اس برائی کے خلاف کسی بھی طبقے سے آواز نہیں اٹھائی جاتی بالعموم مذہبی طبقے کی خاموشی بھی معنی خیز ہے۔

ہماری امت مسلمہ کے حوالے سے یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم اس عظیم ہستی کے یوم ولادت کے تقاضوں کو سمجھیں اور اپنے کردار کا جائزہ لیں محفل میلاد کو نہایت سادگی، وقار، صدق اور اخلاص سے منعقد کریں۔ مرد و زن کے آزادانہ اختلاط کی بجائے علیحدہ علیحدہ محافل گھر گھر منعقد کی جائیں۔ بازاروں اور گلیوں کو ضرور سجائیں، چراغاں کریں مگر فضول خرچی نہ کریں ان گھروں کی طرف بھی ایک نظر ڈالی جائے کہ جس گھر میں روشنی نہیں جو اپنے بچوں کے پیٹ بھرنے سے قاصر ہیں۔ قرض اٹھا کر بڑی بڑی محافل نہ سجائی جائیں۔ کیونکہ آپ ﷺ کی ولادت کی خوشی میں حسب توفیق جو بھی پیش کیا جائے گا وہ انشاء اللہ قبول ہوگا۔

حکومت وقت کی بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ خاموش تماشائی بن کر نہ بیٹھے بلکہ اس موقع پر میلاد کے نام پر جو میلے، تھیٹر، سرکس اور اوباش لوگوں کے رقص و سرور پر سختی کا مظاہرہ کرے اور اصلاحی تدابیر عمل میں لائے۔ ان محافل کا مقصد نبی کریم ﷺ کے خصائص و فضائل کو بیان کرنا ہے نہ کہ آپ ﷺ کی سنت کی خلاف ورزی مگر افسوس!

حقیقت خرافات میں کھوگئی　　　یہ امت روایات میں کھوگئی

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے محبوب ﷺ کا سچا عاشق اور سنت پر عمل پیرا ہونے والا سچا مسلمان بنائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

"حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے موقع پر خوشی منانے کے اَجر میں اُس ابولہب کے عذاب میں بھی تخفیف کر دی جاتی ہے جس کی مذمت میں قرآن حکیم میں ایک مکمل سورت نازل ہوئی ہے۔ تو اُمت محمدیہ کے اُس مسلمان کو ملنے والے اَجر و ثواب کا کیا عالم ہوگا جو آپ ﷺ کے میلاد کی خوشی مناتا ہے اور آپ ﷺ کی محبت و عشق میں حسبِ اِستطاعت خرچ کرتا ہے؟ خدا کی قسم! میرے نزدیک اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کو اپنے حبیب مکرم ﷺ کی خوشی منانے کے طفیل اپنی نعمتوں بھری جنت عطا فرمائیں گے۔"

(سیوطی، الحاوی للفتاوی: ۲۰۶)

جشنِ آمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



حضور نبی اکرم ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری مظلوم انسانیت کے لئے نجات اور آزادی کی نوید تھی۔ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت وہ حسین ترین لمحہ تھا جس کی خوشی پوری کائنات میں منائی گئی۔ آپ ﷺ کی بعثت ایک مومن کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی ہے۔ اس عطائے نعمت عظمیٰ پر ہم جمیع امت کو

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ہمیں عقیدت و محبت کے جذبات میں ڈوب کر جشن کی صورت میں دھوم دھام سے میلاد النبی ﷺ منانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

منجانب

طیبہ کوثر، غلام عائشہ، مغیثہ فاطمہ، راشدہ عظیم

(منہاجینز)

عابدہ عظیم، سیدہ ریحانہ بخاری، ملکہ صبا، ثمینہ یاسمین

(نمائندہ دختران اسلام)



ہم 12 ربیع الاول کے پرسعید موقع پر میلاد النبی ﷺ کا جشن مناتے ہوئے، اپنے پیارے رسول، امام الانبیاء ﷺ کی بارگاہ میں نذرانہ درود وسلام پیش کرتے ہیں اور جمیع مسلمانوں بالخصوص نبی ﷺ کے سچے غلاموں کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

آیئے ہم عہد کریں کہ اس مرتبہ میلاد مناتے ہوئے آپ ﷺ کے مشن ہمقصد بعثت اور انقلاب کے تقاضوں کی بجا آوری میں اپنا تن من دھن قربان کر دیں اور صاحب میلاد ﷺ سے محبت و عشق کا پیغام اس طرح عام کریں کہ ہر کوئی پکار اٹھے۔

عشق سرکار کی اک شمع جلا لو دل میں
بعد مرنے کے لحد میں بھی اجالا ہوگا

منجانب:
قرۃ العین فاطمہ (چیف ایڈیٹر) صاحبزادہ مسکین فیض الرحمٰن درانی (سرپرست ایڈیٹوریل بورڈ) محمد حسین آزاد (مینجنگ ایڈیٹر)
کوثر رشید (سینئر اسسٹنٹ ایڈیٹر) نازیہ عبدالستار (اسسٹنٹ ایڈیٹر) خالدہ رحمٰن (سابقہ اسسٹنٹ ایڈیٹر)

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے مرے سرکار ﷺ ہیں ایسا نہیں کوئی

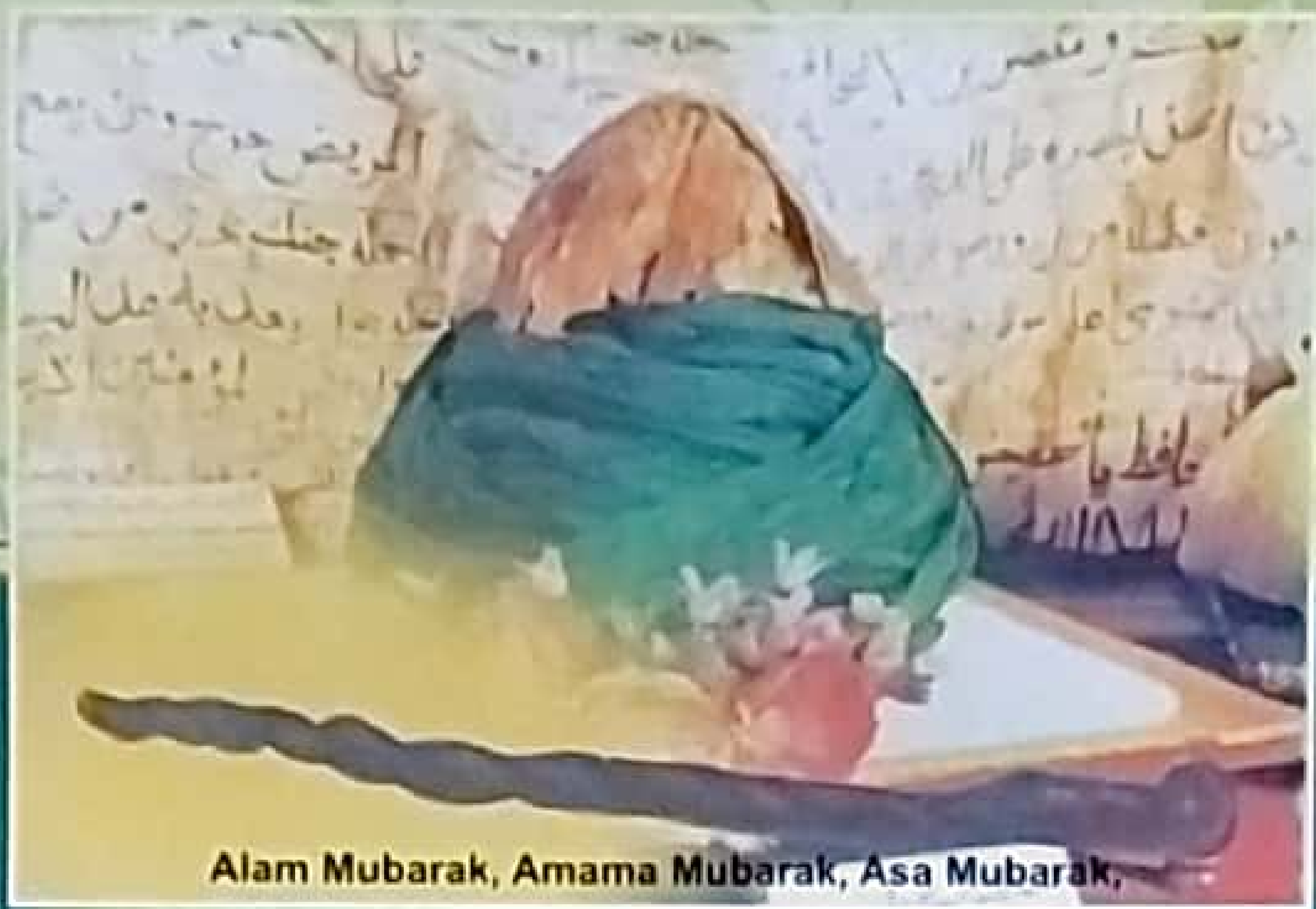
12 ربیع الاول

رسول محتشم ﷺ کی ولادت باسعادت کا وہ عظیم دن ہے جب اللہ تعالیٰ نے آقا ﷺ کو پوری کائنات کا سردار اور ہمارے لئے سراپا رحمت بنا کر بھیجا۔

ہم پوری امت مسلمہ کو جشن عید میلاد النبی ﷺ مناتے ہوئے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اپنے محبوب و مکرم رسول ﷺ کے یوم ولادت کی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے آقا علیہ السلام کے ساتھ تعلق جس میں استحکام اور اسوہ رسول ﷺ پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

منجانب
الطاف حسین رندھاوا (ڈپٹی جنرل سیکرٹری پاکستان عوامی تحریک)، میاں طاہر یعقوب (ڈپٹی ڈائریکٹر MWF)

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم



Alam Mubarak, Amama Mubarak, Asa Mubarak,

عید میلاد النبی ﷺ تمام عیدوں کی عید ہے اس بابرکت موقع پر ہم پوری ملت اسلامیہ کو

جشن عید میلاد النبی ﷺ کی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ، روحانی مدارج کو سمجھنے اور عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

منجانب

علامہ پروفیسر مظہر حسین قادری (ڈائریکٹر اسلامیہ ڈگری کالج گجرات) گل فردوس (صدر منہاج القرآن ویمن لیگ گجرات)، ربیعہ منہاج

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم



کوئی ثانی نہیں محبوب بنایا ایسا
رب نے سرکار کے پیکر کو سجایا ایسا

مرتبہ ساری خدائی میں بڑا اس کو ملا
کوئی آئے گا کبھی اور نہ آیا ایسا

داد دیتے ہیں سر عرش ملائک سارے
جشن میلاد غلاموں نے منایا ایسا

ہم تاجدار کائنات، پیامبر امن عالم، حبیب کبریا، حضور نبی اکرم ﷺ کے یوم پیدائش پر تمام مسلمانوں اور عاشقان رسول ﷺ کو عید میلاد النبی ﷺ کی دلی مبارکباد پیش کرتی ہیں اور اپنے پیارے نبی آخر الزماں ﷺ کی ولادت کی خوشی کے موقع پر عہد کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر اسلام کی سربلندی کے لئے ہمہ وقت سرگرم عمل رہیں گی۔

دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت اپنے حبیب ﷺ کی غلامی میں زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس پر استقامت دے۔ آمین

منجانب: فرح رحمن (نمائندہ دختران اسلام) اور فیملی

تربیتی ورکشاپس دیپالپور اور ہارون آباد کی تصویری جھلکیاں



تربیتی ورکشاپ ہارون آباد میں مرکزی عہدیداران سٹیج پر تشریف فرما ہیں۔



محترمہ صدف اقبال نائب ناظمہ دعوت، محترمہ شازیہ شاہین نائب ناظمہ تربیت، محترمہ صائمہ فیاض نائب ناظمہ تنظیمات اور محترمہ سیدہ ذکیہ سٹیج پر تشریف فرما ہیں۔



محترمہ صدف اقبال نائب ناظمہ بریفنگ دیتے ہوئے۔



محترمہ ساجدہ صادق ناظمہ MSM سسٹرز بریفنگ دیتے ہوئے۔



تربیتی ورکشاپ ہارون آباد میں شریک خواتین



تربیتی ورکشاپ دیپالپور میں شریک خواتین

خواتین کے حقوق کا تحفظ اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

افتخار شاہ بخاری (MWF)

امریکہ، برطانیہ، فرانس، روس، جرمنی سمیت دیگر تمام مغربی ممالک میں عورت کے حقوق کے سلسلے میں ہر سال عالمی یوم خواتین کے موقع پر بڑی بڑی تقریبات، ریلیاں، کانفرنسز منعقد ہوتی ہیں اخبارات میں کالم لکھے جاتے ہیں اور الیکٹرانک میڈیا پر اس کی تشہیر اور مباحثے منعقد کئے جاتے ہیں تاہم یہ ایک المیہ ہے کہ آج مغربی اہل علم جب بھی عورت کے حقوق کی بات کرتے ہیں، تاریخ مرتب کرتے ہیں تو اس باب میں اسلام کی تاریخی خدمات اور بے مثال کردار کو یکسر نظر انداز کر دیتے ہیں، یہ کوتاہ بینی اسلام سے ان کی حسد ونفرت کا بین ثبوت ہے۔ اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں ہے کہ یورپ اور براعظم امریکہ میں اسلام سب سے زیادہ فروغ پذیر مذہب ہے اور جیسے جیسے اسلام کو فروغ حاصل ہو رہا ہے، اسلام دشمن قوتوں کی جانب سے مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا زور بھی بڑھتا جارہا ہے۔ ذرائع ابلاغیات، الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں مغرب پہلے ہی عالم اسلام سے بہت زیادہ طاقتور ہے، مصنوعی خلائی سیاروں کی بدولت مغرب عالم اسلام کے خلاف صحافتی جنگ لڑ رہا ہے۔ اسلام کے خلاف بے بنیاد اور شرانگیز الزامات کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ الیکٹرونک میڈیا کے ذریعے سے پچھلی دو دہائیوں سے جاری ہے، مختلف نوعیت کے الزامات میں سب سے زیادہ اور تواتر کے ساتھ جو الزام عائد کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اسلام میں خواتین کے حقوق محفوظ نہیں ہیں، یہ الزام حقیقت کے برخلاف اور شرانگیزی پر مبنی ہے۔

اس سازش کو عالمی سطح پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے بے نقاب کر کے ایسے دلائل کے ساتھ رد کیا ہے جس کا جواب مغربی دانشوروں کے پاس موجود نہیں ہے۔ شیخ الاسلام نے اس سلسلے میں مختلف کانفرنسز میں دوران خطاب دین اسلام کی طرف سے تفویض کئے گئے خواتین کے حقوق کو اجاگر کیا ہے اور انہوں نے اپنی کتاب ''اسلام میں خواتین کے حقوق'' میں اہل مغرب کے اس دعوے کی قلعی کھول دی ہے کہ صرف اہل مغرب ہی خواتین کے حقوق کے پاسدار نہیں ہیں۔ اس کتاب میں ایسے دلائل دیئے گئے ہیں جس کی روشنی میں انہوں

نے ثابت کیا ہے کہ دین اسلام ہی خواتین کے حقوق کا حقیقی علمبردار ہے۔ جس سے تاریخ انکار کر سکتی ہے اور نہ اس کا جواب اہل مغرب کے نام نہاد اسکالرز واہل علم کے پاس ہے۔

شیخ الاسلام نے اس حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے کہ پچھلی صدی کے آغاز تک مغربی قانونی تاریخ میں عورت ایک Non-person تھی۔ عورت کو نہ تو باقاعدہ Legal person تسلیم کیا گیا اور نہ ہی مغربی قانون ساز اداروں کے مختلف قوانین میں مذکور Person یا Man کے ذیل میں بھی عورت کو کبھی شامل کیا گیا تھا۔

(W.Blackston commentaries on the law of English Book-1.Ch.15-P442)

شیخ الاسلام نے عورت کے حق رائے دہی کے اعتراف کی تاریخ کا جائزہ پیش کر کے اس حقیقت سے بھی پردہ اٹھایا ہے کہ برطانیہ میں عورت کے حق رائے دہی کے لئے جدوجہد کا آغاز 1897ء میں Millicent Fawcett نے "National union of women's sufferage" کے قیام سے کیا۔ یہ تحریک اس وقت زیادہ زور پکڑ گئی جب 1903ء میں Emmeline pakhurst نے Women's Social and political union بنائی اور یونین بعد میں Sufferagettes کے نام سے مشہور ہوئی۔

برطانیہ کے ہاؤس آف کامن نے 1918ء میں 55 کے مقابلے میں 385 ووٹوں کی اکثریت سے Representation of people act پاس کیا۔ جس کے مطابق 30 سال سے زائد عمر کی خواتین کو ووٹ ڈالنے کا حق دیا گیا۔ اگرچہ یہ خواتین کے سیاسی حقوق میں حق رائے دہی کے اعتراف کا نقطہ آغاز تھا مگر ابھی عورتوں کو مردوں کے برابر مقام نہیں دیا گیا تھا کیونکہ عام مردوں کیلئے حق رائے دہی کی اہلیت 21 سال اور مسلح افواج کے لئے 19 سال تھی۔

امریکہ میں 4 جولائی 1976ء کا اعلان آزادی جدید جمہوری معاشرے کے قیام کی خشت اول سمجھا جاتا ہے مگر اس میں بھی عورت کو بنیادی انسانی حقوق کے قابل نہیں سمجھا گیا۔ Richard N.Current کے مطابق نوآبادیاتی معاشرے میں ایک شادی شدہ عورت کے کوئی حقوق نہ تھے اور نہ ہی انقلاب آزادی سے اس میں کوئی تبدیلی واقع ہوئی۔ (American History new year1987)

اس طرح جب جیفرسن نے اعلان آزادی میں The people کا لفظ استعمال کیا تو اس سے مراد صرف سفید فام آزاد مرد تھے۔

(Lorna C.Mason History of the united state vol 1 1992, P-188)

آج دو صدیوں بعد بھی امریکہ میں عورت آزادی ومساوات کے لئے مصروف جدوجہد ہے۔

(Milton Democracy under pressure 1993, p-45)

انیسویں صدی کی امریکن خاتون Susan B. Anthony جو کہ عورتوں کے حقوق کی جدوجہد کرتی رہی ہیں، 1872ء میں اس خاتون کو صدارتی الیکشن میں ووٹ ڈالنے پر گرفتار کیا گیا اور سوڈالر کا جرمانہ بھی عائد کیا گیا کیونکہ امریکن قوانین میں اس وقت عورت کو قانونی طور پر حق رائے دہی حاصل نہیں تھا۔ اس کے بعد 4 جون 1919ء میں امریکی کانگرس اور سینٹ نے امریکی آئین کا 19واں ترمیمی بل منظور کیا جس میں یہ قرار پایا کہ ''آرٹیکل 19: کوئی ریاست یا متحدہ ریاستیں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے شہریوں کا حق رائے دہی جنس کی بنیاد پر ختم نہیں کریں گی''۔ گویا امریکہ میں 1920ء تک عورت کو رائے دہی کا حق بھی حاصل نہیں تھا۔ انیسویں ترمیم کے بعد عورت کو یہ حق حاصل ہوا۔ 7 فروری 1848ء میں فرانس کی عبوری حکومت نے خواتین کے حقوق کا اعتراف کیا۔

۱۔عمومی حق رائے دہی ۲۔تعلیم ۳۔روزگار

مگر عورتوں کو حق رائے دہی ان کی طویل جدوجہد کے بعد 1994ء میں دیا گیا۔ آسٹریلیا میں ملک گیر سطح پر خواتین کو رائے دہی کا حق 1926 میں دیا گیا۔ عورتوں کو سب سے پہلے حق رائے دہی دینے والا ملک نیوزی لینڈ تھا جس نے 1893ء میں یہ حق تفویض کیا۔ آسٹریلیا میں پہلی بار 1943 میں خاتون پارلیمنٹ منتخب ہوئی جبکہ نیوزی لینڈ میں 1933ء فن لینڈ میں 1907ء ناروے میں 1936، ڈنمارک میں 1918ء، UK میں 1918 میں پہلی بار خاتون رکن پارلیمنٹ منتخب ہوئی۔

شیخ الاسلام مدظلہ نے اہل مغرب کے دعویٰ کی قلعی کھولنے کے بعد اسلامی تاریخ کی روشن مثالیں تحریر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اسلام نے ریاست مدینہ کے قیام کے ساتھ ہی حضور نبی اکرم ﷺ نے عورت کو یہ حق رائے دہی اپنی سنت مبارکہ سے فراہم کیا۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دور مبارکہ میں عورتوں کو جہاد میں حصہ لینے کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ عورتوں کی یہ حیثیت اسلامی معاشرے میں ان کے فعال کردار اور نمایاں مقام کی مظہر ہے۔ آپ ﷺ کی اس سنت مبارکہ پر عمل خلافت راشدہ کے دور میں بھی جاری رہا اور رائے دہی کے معاملات میں خواتین کی بھرپور شمولیت ہوتی تھی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نظام خلافت میں آپؓ کی مجلس شوریٰ میں خواتین کو بھی نمائندگی کا حق حاصل تھا۔ ایک موقع پر جب آپ نے مجلس شوریٰ سے عورتوں کے مہر کی مقدار متعین کرنے پر رائے لی تو مجلس شوری میں موجود ایک عورت نے کہا کہ آپ کو اسکا حق اور اختیار نہیں اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔

''اور اگر تم ایک بیوی کے بدلے دوسری بیوی بدلنا چاہو اور تم اسے ڈھیروں مال دے چکے ہو تب بھی

اس میں سے کچھ واپس مت لو، کیا تم ناحق الزام اور صریح گناہ کے ذریعے وہ مال (واپس) لینا چاہتے ہو"۔
(ترجمہ عرفان القرآن)(النساء،۴: ۲۰)

اس پر حضرت عمر فاروقؓ نے اپنی تجویز واپس لے لی اور فرمایا "ایک عورت نے عمر سے بحث کی اور وہ اس پر غالب آ گئی"۔ (عبدالرزاق، المصنف،۶: ۱۸۰، رقم: ۱۰۴۲۰)

اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ مسئلہ کسی عام جگہ مارکیٹ وبازار وغیرہ میں بحث کے لئے نہیں پیش کیا گیا تھا بلکہ یہ مسئلہ پارلیمنٹ میں زیرغور تھا، مشاورت کے عمل میں منتخب لوگ شریک تھے لہذا ایک خاتون کا بل پر اعتراض کا مفہوم یہ ثابت کرتا ہے کہ اس وقت مجلس شوری میں خواتین بھی ممبرز پارلیمنٹ تھیں جنہیں بحث کا مکمل حق حاصل تھا۔

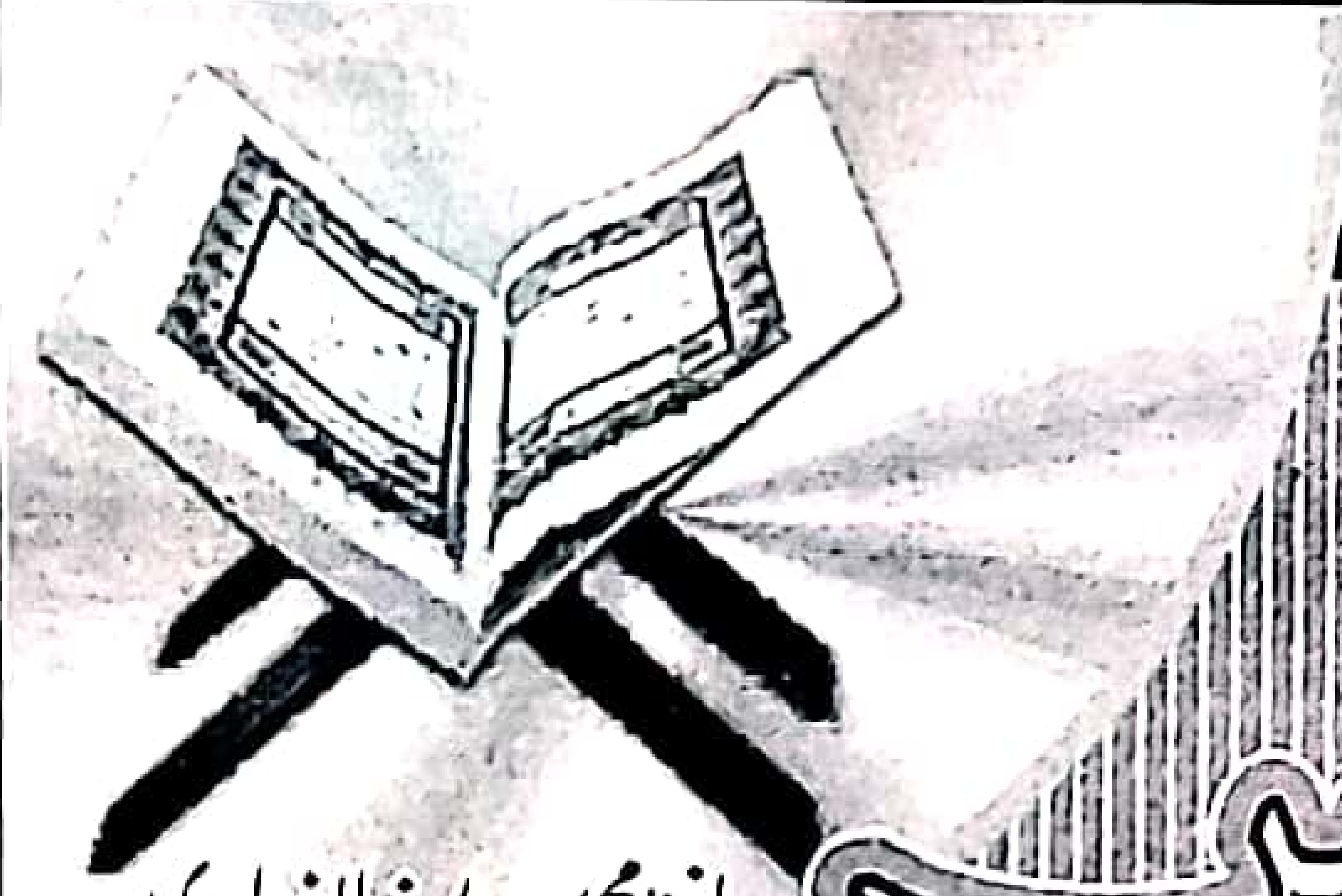
اسلام نے عورت کو سماجی، سیاسی اور معاشرتی زندگی میں وقار عطا کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی سنت مبارکہ سے خواتین سے مشاورت کی تعلیم دی۔ اعلان نبوت کے آغاز میں ام المومنین حضرت خدیجہؓ کا کردار اس کی واضح نظیر ہے۔ مسلم معاشرے میں خواتین کو صرف مجلس شوری کی رکنیت کا حق ہی حاصل نہیں تھا بلکہ وہ مختلف انتظامی وانصرامی ذمہ داریوں پر بھی فائز تھیں مثلاً حضرت عمرؓ نے شفا بنت عبداللہ عدویہ کو بازار کا نگران مقرر کیا تھا، وہ Accountability کورٹ اور Market administration کی ذمہ دار تھیں۔
(ابن حزم المحلی: 9: 429)

ریاستی معاملات میں بھی عورت کے کردار پر اسلام نے اعتماد کیا۔ حضرت عثمانؓ نے اپنے دور خلافت میں ۲۸ھ میں حضرت ام کلثوم بنت علی کو ملکہ روم کے دربار میں سفارتی مشن پر بھیجا۔
(طبری، تاریخ الامم والملوک،۲: ۶۰۱)

شیخ الاسلام نے عالمی سطح پر عورتوں کے حقوق کے علمبردار محسن انسانیت کے زمانہ اور خلفاء راشدین کے ادوار میں کئے جانے والے چودہ سو سال قبل کے اقدامات سے روشناس کرا کر مغرب کے اس الزام کی نفی کی ہے کہ اسلام میں خواتین کے حقوق محفوظ نہیں ہیں۔

مفکرین آج کے دور میں اہم سیاسی معاملات میں عورت کی شمولیت کا سہرا مغرب کے سر رکھتے ہیں حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے یہ اسلام ہی تھا جس نے آج سے چودہ سو سال قبل عورت کو نہ صرف حق رائے دہی دیا بلکہ عورت کو وہ عزت وتکریم بھی دی جس سے وہ معاشرے کا ایک موثر اور باوقار حصہ بن گئی اور اس نے زندگی کے ہر شعبے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ سیاسی وانتظامی اور سفارتی کردار کے علاوہ علم وعمل میں بھی عورتیں نمایاں مقام کی حامل تھیں۔ لہذا اہل مغرب اور مفکرین اپنے اس نظریہ کی اصلاح کر لیں کہ سب سے پہلے اہل مغرب نے خواتین کو حقوق نہیں دیئے بلکہ اسلام وہ واحد دین ہے جس نے 14 سو سال قبل یہ حقوق عورت کو تفویض کر دیئے تھے۔ ☆☆☆☆☆☆☆ -

وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْر



آئیے! قرآن سیکھیں

حافظ محمد سعید رضا بغدادی

عرفان القرآن کورس

درس نمبر۱۹ آیت نمبر۳۱۔۳۳ (سورۃ البقرہ)

تجوید

اِدغامِ مثلین و ادغامِ متجانسین کی اقسام

سوال: اِدغامِ مثلین اور ادغامِ متجانسین کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: ادغامِ مثلین اور ادغامِ متجانسین کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ ادغامِ واجب ۲۔ ادغامِ جائز

سوال: ادغامِ واجب کسے کہتے ہیں؟

جواب: اگر ادغامِ مثلین اور متجانسین کا پہلا حرف خود ہی ساکن ہو تو ایسے ادغام کو ''ادغامِ واجب'' کہتے ہیں۔

جیسے: قَدْ دَّخَلَ

سوال: اِدغامِ جائز کسے کہتے ہیں؟

جواب: اگر پہلا حرف ساکن نہ ہو بلکہ خود ساکن کر کے ادغام کیا جائے تو ایسے اِدغام کو اِدغامِ جائز کہتے ہیں

جیسے: مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا۔

ترجمہ

وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِكَةِ

متن	وَ	عَلَّمَ	آدَمَ	الْاَسْمَآءَ	كُلَّهَا	ثُمَّ	عَرَضَ	هُمْ	عَلَی	الْمَلٰٓئِكَةِ

لفظی ترجمہ	اور	اس نے سکھایا	آدم کو	نام	تمام	پھر	سامنے پیش کیا	ان کو	پر	فرشتوں
عرفان القرآن	اور اللہ نے آدم کو تمام (اشیاء کے) نام سکھا دیئے پھر انہیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا۔									

فَقَالَ أَنۢبِـُٔونِى بِأَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَO

متن	فَ	قَالَ	أَنۢبِـُٔوا	نِى	بِأَسْمَاءِ	هٰٓؤُلَاءِ	إِنْ	كُنتُمْ	صَادِقِينَ
لفظی ترجمہ	پھر	کہا	بتاؤ	مجھ کو	نام	ان کے	اگر	ہو تم	سچے
عرفان القرآن	اور فرمایا مجھے ان اشیاء کے نام بتاؤ اگر تم (اپنے خیال میں) سچے ہو۔								

قَالُوْا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا

متن	قَالُوْا	سُبْحَانَ	كَ	لَا	عِلْمَ	لَنَا	إِلَّا	مَا	عَلَّمْتَ	نَا
لفظی ترجمہ	وہ بولے	پاک ہے	تو	نہیں	کوئی علم	ہم کو	مگر	جو کچھ	تو نے سکھایا	ہم کو
عرفان القرآن	فرشتوں نے عرض کیا۔ تیری ذات پاک ہے ہمیں کچھ علم نہیں مگر اسی قدر جو تو نے ہمیں سکھایا ہے۔									

إِنَّكَ أَنتَ العَلِيْمُ الحَكِيْمُO قَالَ يَآ آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَآئِهِمْ

متن	إِنَّكَ	أَنتَ	العَلِيْمُ	الحَكِيْمُ	قَالَ	يَا	آدَمُ	أَنْبِئْهُمْ	بِأَسْمَاءِ	هِم
لفظی ترجمہ	بیشک تو	تو ہی	جاننے والا	حکمت والا	کہا	اے	آدم	تو بتادے انکو	نام	انکے
عرفان القرآن	بیشک تو ہی جاننے والا حکمت والا ہے۔ اللہ نے فرمایا۔ اے آدم! انہیں ان اشیاء کے ناموں سے آگاہ کرو									

فَلَمَّآ أَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَآئِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ

متن	فَلَمَّا	أَنْبَأَ	هُمْ	بِأَسْمَاءِ	هِم	قَالَ	أَ	لَمْ	أَقُلْ	لَكُمْ
لفظی ترجمہ	پس جب	اس نے بتائے	انکو	نام	ان کے	کہا	کیا	نہ	میں نے کہا تھا	سے
عرفان القرآن	پس جب آدم نے انہیں ان اشیاء کے ناموں سے آگاہ کیا تو (اللہ نے) فرمایا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا									

إِنِّىٓ أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ

متن	إِنِّى	أَعْلَمُ	غَيْبَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْأَرْضِ	وَ	أَعْلَمُ	مَا	تُبْدُوْنَ
لفظی ترجمہ	بیشک میں	جانتا ہوں	مخفی باتیں	آسمانوں کی	اور	زمین کی	اور	جانتا ہوں	جو	تم ظاہر کرتے ہو
عرفان القرآن	میں آسمانوں اور زمین کی مخفی حقیقتوں کو جانتا ہوں اور وہ بھی جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو۔									

وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَO

متن	وَ	مَا	كُنْتُمْ	تَكْتُمُوْنَ
لفظی ترجمہ	اور	جو	تم	چھپاتے ہو
عرفان القرآن	اور جو تم چھپاتے ہو			

Scanned with CamScanner

تفسیر

تخلیق آدم کا بیان

امام ابن سعد، امام ابو یعلی، امام بیہقی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی نے آدم کو مٹی سے پیدا کیا پھر اس کو کیچڑ (گیلی مٹی) کر دیا، پھر اس کو چھوڑ دیا حتی کہ سیاہ گارا ہو گئی پھر اللہ تعالی نے اس سے آدم کا پتلا بنایا اور ان کی صورت بنائی پھر اس کو چھوڑ دیا حتی کہ وہ خشک ہو کر بجنے والی مٹی کی طرح ہو گیا، ابلیس اس پتلے کے پاس سے گزر کر کہتا تھا کہ یہ کسی امر عظیم کیلئے بنایا گیا ہے، پھر اللہ تعالی نے اس پتلے میں اپنی پسندیدہ روح پھونک دی، اس روح کا اثر سب سے پہلے ان کی آنکھوں اور نتھنوں میں ظاہر ہوا ان کو چھینک آئی اور اللہ تعالی نے ان کو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنے کا القا کیا۔ انہوں نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا اور اللہ تعالی نے فرمایا یَرْحَمُکَ اللّٰہُ پھر اللہ تعالی نے فرمایا اے آدم اس جماعت کے پاس جاؤ اور ان سے بات کرو، دیکھو یہ کیا کہتے ہیں، حضرت آدمؑ ان فرشتوں کے پاس گئے اور السلام علیکم کہا انہوں نے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہا، پھر حضرت آدمؑ اللہ تعالی کے پاس گئے اللہ تعالی نے فرمایا انہوں نے کیا کہا؟ (حالانکہ اللہ تعالی کو خوب علم ہے) حضرت آدمؑ نے کہا اے رب میں نے ان کو سلام کہا۔ انہوں نے کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ، اللہ تعالی نے فرمایا اے آدم یہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام کرنے کا طریقہ ہے۔ (الدر المنثور/صفحہ ۴۸ تفسیر تبیان القرآن)

بعض علماء نے یہاں عَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ سے ملائکہ کے ناموں کا علم، بعض نے نسل بنی آدم کے نام کا علم، بعض نے لغات کا علم اور بعض نے اسمائے الٰہیہ کا علم مراد لیا ہے۔ لیکن "اَلْاَسْمَآءَ کُلَّهَا" کے الفاظ سے کسی خاص جنس یا نوع تک علم کو محدود اور مختص کرنا ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ، مجاہد، قتادہ عکرمہ، اور ابن جبیر رضی اللہ عنہم سے مختلف الفاظ میں یہ معنی منقول ہیں۔

عَلَّمَهُ اَسْمَآءَ جَمِيْعِ الْاَشْيَاءِ كُلِّهَا جَلِيْلِهَا وَحَقِيْرِهَا (القرطبیؒ)

''اللہ تعالی نے حضرت آدمؑ کو تمام اشیاء وموجودات کے نام سکھا دیئے خواہ بڑی تھیں یا چھوٹی''

دوسرا غور طلب نکتہ یہ ہے کہ کیا حضرت آدمؑ کو تمام اشیاء یا موجودات عالم کے صرف نام ہی بتائے گئے تھے یا ان کی صفات، خواص اور افعال کی معرفت بھی عطا کی گئی تھی؟ اس کا اجمالاً جواب یہ ہے کہ قرآن حکیم کے ارشاد "اَلْاَسْمَآءَ کُلَّهَا" سے مراد صرف اشیاء کے نام نہیں بلکہ ان تمام اشیاء کی صفات، خواص، افعال ماہیت اور حقیقت وغیرہ سے متعلق وہ سارا ضروری علم مہیا کیا گیا تھا۔ جو کسی چیز کو صحیح طور پر جاننے کیلئے مطلوب

ہوتا ہے کیونکہ جب قرآن مجید کے علم کو بنائے فضیلت آدم اور وجہ استحقاق خلافت کے طور پر بیان کر رہا ہے تو معمولی سافہم رکھنے والا شخص بھی یہ جان سکتا ہے کہ اشیاء وحقائق عالم کی ماہیت کو جانے بغیر صرف ان کے خالی نام جان لینا کسی ٹھوس فضیلت اور منصب خلافت کی اہلیت کا باعث نہیں ہوسکتا۔ (تفسیر منہاج القرآن)

قواعد

فعل مضارع بنانے کا طریقہ

(۱) چار صیغوں میں "ی" بڑھائی جاتی ہے۔ وہ یہ ہیں:

مذکر غائب کے ابتدائی تین صیغے اور جمع مؤنث غائب کا ایک صیغہ

(۲) آٹھ صیغوں میں "ت" بڑھائی جاتی ہے وہ یہ ہیں:

واحد اور تثنیہ مؤنث غائب کے دو صیغے اور مخاطب کے تمام صیغے

(۳) واحد متکلم کے ایک صیغہ میں "ہمزہ" اور جمع متکلم کے ایک صیغہ میں "ن" بڑھایا جاتا ہے۔

(۲) آخر میں بڑھائے جانے والے حروف و، الف، ی اور نون ہیں۔

جنہیں مندرجہ ذیل ترتیب کے ساتھ مختلف صیغوں میں بڑھایا جاتا ہے، جس سے مختلف شکلوں کے چودہ صیغے بن جاتے ہیں اور مضارع کی تصریف یعنی گردان مکمل ہو جاتی ہے۔

مضارع کا عین کلمہ

ماضی کی طرح مضارع کا عین کلمہ بھی مضموم، مفتوح یا مکسور ہوتا ہے اور اسے مضارع مضموم العین، مفتوح العین یا مکسور العین کہتے ہیں۔ جیسے: يَنْصُرُ، يَسْمَعُ، يَضْرِبُ

دعا

وضو شروع کرتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ

"اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں شیطانوں کی چھیڑ سے اور اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں۔"

☆☆☆☆☆☆

تعارف وتبصرہ



میلاد النبی ﷺ

عائشہ شبیر

ماہ ربیع الاول امت مسلمہ کے لئے خصوصی اہمیت وعظمت کا حامل ہے، جہاں عاشقان مصطفیٰ اس ماہ کی آمد پر خوشیاں مناتے ہیں اور اپنی بساط کے مطابق نظم ونثر کے پیرائے میں تخلیق وولادت اور عظمت وشان مصطفیٰ ﷺ میں رطب اللسان ہوتے ہیں وہیں ایک طبقہ جشن میلاد النبی ﷺ پر نکتہ اعتراض اٹھاتا دکھائی دیتا ہے جو اعتراضات کے اندھیرے میں ڈوبا ہوا حضور ﷺ کی محبت کی روشنی سے دور دکھائی دیتا ہے۔

بلاشبہ ماہِ ربیع الاول میں تخلیق کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت میں جشن منائے جاتے ہیں۔ محافل میلاد میں عشق کے ترانے چھیڑے جاتے ہیں جلسے جلوس، تحریر وتقریر اور نعت گوئی کی صورت میں اپنے محبوب نبی سے قلبی محبت وعقیدت کا اظہار کیا جاتا ہے لیکن ان سب امور کو حضور ﷺ کی محبت وعظمت سے ناآشنا لوگوں کے لئے دلائل کی چادر میں لپیٹنا ضروری ہو گیا تھا تاکہ نئی نسل حضور ﷺ کے والضحیٰ چہرے اور واللیل زلفوں کی اسیر ہو جائے اور عشق حقیقی میں مست ہو کر دنیا کی رنگینیوں کو بھول جائے۔

اس کے لئے شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف میلاد النبی ﷺ اپنا بھرپور کردار ادا کرتی ہے جس کے 994 صفحات ہیں، بارہ ابواب پر مشتمل ایک مدلل اور ضخیم کتاب ہے جس میں میلاد النبی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر قرآن وسنت کی روشنی میں انتہائی جامع اور سیر حاصل گفتگو کی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ میلاد منانا سنت الٰہیہ، اتباع رسول ﷺ اور عمل صلحاء وصالحین ہے۔ اس کے ہر باب کا اجمالا ذکر صاحب ذوق کو اس کتاب کے مطالعہ کے لئے بے چین کرے گا

باب اول ”تخلیق کا مبدا اول نور محمدی“، میں خلقت نور محمدی ﷺ ،ظہور نورانیت محمدی ﷺ اور ظہور بشریت محمدی ﷺ کو اس انداز میں بیان کیا گیا ہے کہ حقیقت محمدی ﷺ کا مضمون واضح ہو جاتا ہے اور قاری سمجھ جاتا ہے کہ حقیقت محمدی ﷺ ہی رحمت خداوندی ہے اور کائنات کی ہر شئے کا وجود رحمت محمدی ﷺ کا محتاج ہے خلاصہ باب یہ ہے۔

؎ تم ذات خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو　　　　اللہ ہی معلوم ہے نہ جانیے کیا ہو

باب دوم: ''نور محمدی ﷺ قبل از ظہور بشری''، میں نور مصطفیٰ ﷺ کی عالم ارواح میں جلوہ نمائی، ارواح اشیاء پر روح محمدی ﷺ کی فوقیت وفضیلت اور نور محمدی ﷺ کی آسمانوں پر شہرت کے ذکر کو نور محمدی ﷺ کی سیدہ آمنہ کے بطن میں منتقلی تک کا بیان اس طرح سے کیا ہے کہ سمجھ کچھ یوں آتی ہے۔

؎ فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں　　　　خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

باب سوم: ''ولادت محمدی (ظہور بشری)''، چھ فصول پر مشتمل ہے۔

فصل اول ''جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند'' میں ولادت مصطفیٰ ﷺ کا تذکرہ جمیل ہے۔

فصل دوم: ''اسم مبارک محمد کا بیان'' میں نام مصطفیٰ ﷺ کا تذکرۂ بے مثال ہے۔

فصل سوم ''نمود صبح انقلاب''، میں آمد مصطفیٰ ﷺ کے معجزات کا دلنشین بیان ہے۔

فصل چہارم ''امم سابقہ میں بشارات بعثت محمدی ﷺ'' میں نبوت مصطفیٰ ﷺ کی بشارات کا تفصیلی بیان ہے۔

فصل پنجم ''شان یتیمی کے ساتھ ولادت کیوں'' میں حکمت ربانی کے کمالات کا مدلل بیان ہے۔

فصل ششم ''مکان ولادت کا حسین تذکرہ'' میں مولد النبی ﷺ''، کا ذکر بڑے ہی آسان پیرائے میں کیا گیا ہے۔

باب چہارم: تعین میلاد النبی ﷺ قرآن وحدیث کی روشنی میں دو فصول قائم کی گئی ہیں جس میں ولادت محمدی ﷺ پر اظہار مسرت وافتخار (قرآنی آیات سے استدلال) میں ربیع الاول کی شان امتیازی بیان کی گئی ہے کہ حضور ﷺ کو اللہ کا فضل اور اس کی رحمت اور نعمت کے شکرانے کا انفرادی اور اجتماعی سطح پر حکم فرمایا۔

فصل دوم: ولات محمدی ﷺ پر اظہار مسرت وافتخار (احادیث وآثار سے استدلال)

اس میں حضور ﷺ کی ولات باسعادت کا تذکرہ حسین ہے جس میں احادیث وآثار سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضور پُر نور ﷺ کی آمد پر اللہ نے جشن منایا بزم کون ومکاں کو سجایا، سارا جہاں خوشیوں سے بھر دیا، کائنات ارض وسماء کو روشنیوں سے جگمایا، حوران بہشت نے استقبال کیا، انسان اور ملائک تو ایک طرف کائنات کے چرند پرند حیوان کے ساتھ بے جان مخلوق نے بھی خوشیاں منائیں، احادیث سے یوم عاشور، یوم آزادی، یوم نوح اور یوم تخلیق آدم کا منانا ثابت ہے تو پھر حضور ﷺ تو امام الانبیاء ہیں ان کا میلاد کیوں نہ منایا جائے؟

؎ حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری　　　　آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اس فصل میں شیخ الاسلام مدظلہ امت مسلمہ کو آگاہ کرتے ہیں کہ اے غفلت کے اندھیروں میں بھٹکنے

والو! میلاد النبی ﷺ پر خوشی منانے پر تو کافر کے عذاب میں بھی تخفیف ہو جاتی ہے اور پھر عید میلاد منانا تو سنت خدا ہے، جشن عید میلاد النبی ﷺ پر اعتراض کرنے والو! احادیث سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ نے اپنے میلاد کی خوشی میں بکرے ذبح کئے ہیں۔ اس فصل کے آخر میں شیخ الاسلام مدظلہ نے اعتراضات کے جوابات دیتے ہوئے قاری کی توجہ عبرت ناک حقیقت کی طرف دلائی ہے کہ

؎ ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں　　　اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

باب پنجم: قرآن میلاد نامہ انبیاء ہے، اس کتاب ''میلاد النبی'' کے باب چہارم میں شیخ الاسلام مدظلہ نے یوم ولادت انبیاء پر خوشیاں منانے کو احادیث سے ثابت کیا اور اس باب میں آپ نے قرآن کے اندر تمام انبیاء کے میلاد کا ذکر کر کے اس کو سنت الہیہ ثابت کیا ہے۔

باب ششم: ''میلاد النبی ائمہ ومحدثین کی نظر میں'' ڈاکٹر صاحب نے 33 جید ائمہ ومحدثین کے میلاد النبی ﷺ سے متعلق اقوال واعمال کا ذکر کیا ہے کہ وہ کس طرح سے جشن ولادت مصطفیٰ ﷺ کا اہتمام فرماتے ہیں پھر بلاد اسلامیہ میں جشن میلاد النبی ﷺ کے سماں کا تذکرہ کرتے ہیں، میلاد النبی ﷺ پر ائمہ ومحدثین کی گراں قدر تصانیت کا تعارف بھی اسی باب میں ہے۔

باب ہفتم: ''جشن میلاد النبی اور تصور بدعت'' میں جشن میلاد مصطفیٰ ﷺ پر ہونے والے اختلافات واعتراضات کا علمی وتحقیقی محاکمہ کیا گیا ہے۔ بدعت کیا ہے؟ بدعت کا حقیقی تصور کیا ہے؟ محدثات الامور کا حقیقی اطلاق کیا ہے؟ پر تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے آپ نے مختلف نکتوں کا حوالہ دیا ہے، بدعت کے معاملہ پر سب سے اہم بیان آیات قرآنی سے ثابت کیا ہے، فلسفہ حلال وحرام کی روشنی میں تصور بدعت کی وضاحت کی گئی ہے۔

ظاہر پرست علماء، محافل میلاد اور جشن میلاد کو صدیوں سے تنقید کا نشانہ بناتے چلے آ رہے ہیں اس باب میں بدعت کی تعریف اور اس کی شرعی حیثیت پر جید ائمہ حدیث وفقہ کے حوالے سے ڈاکٹر صاحب کا موقف بالکل واضح ہے کہ جہاں تک میلاد کو بدعت کہنے کا تعلق ہے، لغۃً تو صحیح ہے لیکن صرف بدعت کہہ کر اسے ہدف تنقید بنانا اور اس کو ناپسندیدہ کہہ دینا محض تنگ نظری اور ہٹ دھرمی ہے۔

باب ہشتم: ''میلاد النبی ﷺ کے اجزائے تشکیلی'' کے موضوع پر ہے جس میں ان امور پر گفتگو کی گئی ہے جن کو بدعات کہہ کر جشن میلاد النبی ﷺ پر اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ مجالس واجتماعات کا اہتمام، مدحت ونعت رسول، صلوۃ وسلام، قیام اکرام انسانی، قیام صلوۃ وسلام، قیام ذکر، اطعام الطعام اور جلوس میلاد کو قرآن وحدیث کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے، اس بات کا مطالعہ کرنے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ یہ سارے امور سنت

الہیہ وسنت رسول اور سنت صحابہ ہیں ، بعض علماء علم وتحقیق میں گہری نظر نہ رکھنے کی بنا پر امت مسلمہ کو خواہ مخواہ اختلاقات کی بھینٹ چڑھا کر ٹکڑوں میں تقسیم کرنے کی شعوری و لاشعوری کوشش کرتے رہتے ہیں، لہذا دین کی اصل روح کو سمجھنے کے لئے علم میں وسعت لانا ہوگی۔

باب نہم: ''جشن میلاد النبی ﷺ میں تصور وتخیل کا پہلو،، کی مزید دو فصول قائم کی گئی ہیں۔

فصل اول: ''واقعات مسرت وغم میں تصور وتخیل کا اعتبار'' اس فصل میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کسی بھی خوشی یا غمی کی کیفیت کو تصور وتخیل میں اس طرح لانا کہ اس کے اثرات قلب وباطن پر مرتب ہونا شرعاً ایک جائز عمل ہے اور ایسا کرنا خود حضور نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سنت سے ثابت ہے، آج امت مسلمہ کا حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر واقعات ولادت کا تصور وتخیل کر کے محافل کا انعقاد کرنا شرعاً جائز ہے بلکہ یہ محافل نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تعلق عشق ومحبت میں جذباتی پختگی کا باعث بنتی ہے۔

فصل دوم: ''تکریم اسم محمد ﷺ میں تصور وتخیل کا پہلو،، اس فصل میں اسم محمد ﷺ کے فضائل وبرکات وتعظیم اور حضور ﷺ کا اسم مبارک سن کر انگوٹھے چومنے کے عمل کو بوسہ دینے کی برکات کا ذکر استدلال کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے کہ حضور ﷺ کے فضائل ومناقب میں جو بھی احادیث بیان کی جاتی ہیں چاہے وہ آپ کی تخلیق پر مشتمل ہوں یا آپ کے نور یا آپ کا اسم ﷺ مبارک سن کر انگوٹھے چومنے کا بیان ان کو قابل حجت گردانا جائے گا اور ان پر عمل کیا جائے گا۔

باب دہم: ''قرون اولی کے مسلمانوں نے جشن کیوں نہ منایا؟،، کے اہم موضوع پر ہے جس میں ان وجوہات کو بیان کیا گیا ہے جس کی بنا پر قرون اولی کے مسلمان جشن نہ مناتے تھے۔

۱۔ قرون اولی میں وصال محبوب کی خبر تازہ تھی۔ ۲۔غم کے باعث خوشی کا کھلا اظہار نہ کرنا انسانی فطرت ہے۔
۳۔ادوار اوائل میں کیفیات غم کا اثر غالب رہا

لیکن بعد کے دور میں ولادت کی خوشی ،غم وصال پر غالب آ گئی جبکہ نعمت ولادت کا خوشی کی صورت میں شکر بجا لانا حکم خداوندی ہے۔ اس باب میں ثابت کیا گیا ہے کہ خوشی منانا بدعت نہیں فطرت ہے ، جلیل القدر ائمہ اسلام نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ حضور ﷺ کی آمد وبعثت پر دھوم دھام سے خوشی کا اظہار عین شرعی اور فطری تقاضوں کے مطابق ہے جبکہ آپ کے وصال پر غم کا اظہار خلاف شریعت اور اسلام کے زریں اصول کے منافی ہے۔

خلاصہ باب یہ ہے کہ قرون اولی کے مسلمانوں میں اہم ملی اور مذہبی اہمیت کے دن منانے کا کوئی رواج نہیں تھا جس کے تحت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم یوم نزول قرآن ،یوم بدر اور یوم فتح مکہ مناتے جبکہ آج پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک بہت سے قومی تہواروں کو جدید تقاضوں کے مطابق ایام مسرت کے طور پر مناتے ہیں۔

باب یازدہم: ''جشن میلاد النبی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر اجمالی نظر'' ، اس باب میں جشن میلاد النبی ﷺ کے درج ذیل پہلوؤں پر تفصیل کے ساتھ گفتگو کی گئی ہے۔ جن میں شرعی، تاریخی ، ثقافتی ، تربیتی ،تبلیغی

، ذوقی وجبی اور توسلی وروحانی پہلو شامل ہیں جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اعمال کی روح اور ایمان کی حقیقت بھی محبت رسول ﷺ ہے۔ آج کے دور میں ایمان کی حفاظت کا بہترین ذریعہ جشن میلاد النبی ﷺ ہے۔

باب دوازدہم: ''جشن میلاد النبی ﷺ کے تقاضے'' اس باب میں میلاد النبی کی اصطلاح کے ضمن میں سیر حاصل گفتگو کے ساتھ ساتھ جشن میلاد النبی ﷺ کے تقاضوں کا بھی بڑی تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے، جس میں صدق واخلاص اور طہارت ظاہری وباطنی کو میلاد کی شرط اولیں قرار دیا گیا ہے۔ آخر میں شیخ الاسلام ایک اہم نکتے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ بعض مقامات پر مقام وتعظیم رسالت سے ناآشنا لوگ جشن میلاد النبی ﷺ کو گوناگوں منکرات، بدعات اور محرمات سے ملوث کر کے بہت بڑی نادانی اور بے ادبی کا مظاہرہ کرتے ہیں ان نام نہاد عقیدت مندوں کو سختی سے سمجھانے کی ضرورت ہے ورنہ کچھ عرصہ بعد جشن میلاد النبی ﷺ ادب ناشناس جہلاء کی اسلام سوز رسوم ورواج کا گہوارہ بن جائے گا۔ بقول اقبالؒ

؎ حقیقت خرافات میں کھو گئی یہ امت روایات میں کھو گئی

خدارا اس تعظیم رسالت کو اپنے تمام تر مالی، مسلکی اور دنیوی مفادات سے بلند تر سمجھتے ہوئے اپنے کردار کو درست اور ان خرافات کو ختم کر دیں، حکومت کا فرض بنتا ہے کہ محافل میلاد کا تقدس برقرار رکھنے میں اپنا اہم کردار کرے اور عید میلاد النبی ﷺ کے نام پر ناچ گانا اور دیگر خرافات کرنے والوں پر قانونی پابندی لگائے تاکہ جلسے جلسوں اور جلوسوں کا ماحول غیر شرعی امور سے پاک ہو جائے۔

کتاب کے آخر میں مآخذ ومراجع اس کے تمام ابواب اور موضوعات کی گفتگو کو مدلل کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

''ہمارے ایک مہربان دوست ناصر الدین محمود بن عماد حکایت کرتے ہیں کہ بے شک ابو طیب محمد بن ابراہیم سبتی مالکی - جو قوص کے رہنے والے تھے اور صاحبِ عمل علماء میں سے تھے - اپنے دار العلوم میں حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت کے دن محفل منعقد کرتے اور مدرسے میں چھٹی کرتے۔ وہ (اساتذہ سے) کہتے: اے فقیہ! آج خوشی ومسرت کا دن ہے، بچوں کو چھوڑ دو۔ پس ہمیں چھوڑ دیا جاتا۔

''ان کا یہ عمل ان کے نزدیک میلاد کے اِثبات وجواز اور اِس کے عدم کے اِنکار پر دلیل وتائید ہے۔ یہ شخص (محمد بن ابراہیم) مالکیوں کے بہت بڑے فقیہ اور ماہرِ فن ہو گزرے ہیں جو بڑے زُہد وورع کے مالک تھے۔ علامہ ابوحیان اور دیگر علماء نے ان سے اِکتسابِ فیض کیا ہے اور انہوں نے ۶۹۵ھ میں وفات پائی۔''

ا۔ سیوطی، حسن المقصد فی عمل المولد: ۶۶، ۶۷

منہاج القرآن ویمن لیگ کی سرگرمیاں

معلمات ورکشاپ 2009ء

رپورٹ: شازیہ شاہین

معلمات کی تربیت، تحریکی، دعوتی اور تنظیمی موثریت کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ ایک اچھا معلم نہ صرف تعمیر شخصیت بلکہ تعمیر معاشرہ میں بھی اہم ستون کی حیثیت رکھتا ہے۔ معلمات کی بہتر تربیت اور عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق انہیں ڈھالنے کے لئے ویمن لیگ نظامت تربیت کے پلیٹ فارم سے مورخہ 24 جنوری 2009ء کو مرکزی سیکرٹریٹ تحریک منہاج القرآن میں ایک روزہ ورکشاپ کا اہتمام کیا گیا جس میں ملک بھر سے 60 معلمات نے شرکت کی۔ محترمہ عفت وحید نے ورکشاپ کے اغراض و مقاصد اور اس کی دیگر تفصیلات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے عملی زندگی میں سنت کی اہمیت و فضیلت پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ حضور ﷺ کی زندگی ہمارے لئے ایک ایسا نمونہ ہے۔ جس پر اگر ہم عمل کریں تو ہمارا ہر کام اللہ کو محبوب ہوگا۔ بعد ازاں مرکزی ناظمہ ویمن لیگ محترمہ سمیرا رفاقت نے معلمات کے لئے قائد محترم کی طرف سے دیا گیا خصوصی ہدایات کا چارٹر بیان کرتے ہوئے دور حاضر کے تقاضوں کے مطابق معلمات کو اپنا کردار ادا کرنے کے متعلق ہدایات دیں۔ مرکزی ناظمہ دعوت محترمہ فریحہ خان نے ''دعوت کیا ہے اور کیوں ضروری ہے''؟ پر گفتگو کی۔ علاوہ ازیں انہوں نے حلقہ درود، حلقہ عرفان القرآن کو نئے سسٹم کے مطابق رجسٹر کروانے کا طریقہ بتایا۔ آخر میں مرکزی صدر ویمن لیگ محترمہ فاطمہ مشہدی نے ''حلقہ عرفان القرآن سے نتیجہ خیزی کیسے''؟ موضوع پر گفتگو کی اور حلقہ عرفان القرآن کو مختلف حوالوں سے نتیجہ خیز بنانے کے لئے معلمات کو رہنمائی فراہم کی۔ آپ نے دوران درس، معلمات کو قرآن حکیم کے الفاظ کو سمجھنے اور ہر لفظ کو الگ الگ کرکے ان کے معانی و مفہوم سمجھانے پر زور دیا۔ آپ نے بطور نمونہ سورۃ فاتحہ کی آیات مبارکہ پڑھ کر تجوید کے ساتھ ہر ہر لفظ کے معنی و مفہوم کو واضح کیا، ظاہری و باطنی مطالب پر غور و فکر کرنے اور قرآن کے الفاظ کے ساتھ جبی و قلبی تعلق پیدا کرنے کے بہت ہی خوبصورت اور احسن انداز بتائے۔

خاتون کربلا سیدہ زینبؓ کانفرنس (لاہور)

رپورٹ: عائشہ ارشاد۔ نائب ناظمہ لاہور

مورخہ 3 جنوری 2009ء کو منہاج القرآن ویمن لیگ راوی ٹاؤن کے زیر اہتمام عظیم الشان سیدہ زینبؓ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں ہزاروں خواتین نے شرکت کی۔ صدر منہاج القرآن ویمن لیگ لاہور نے خواتین کو یہ پیغام دیا کہ ''سیدہ زینبؓ کا کردار ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم سیرت و عمل میں زہد و تقویٰ ہمت، صبر اور جذبہ قربانی پیدا کرکے اپنی نسلوں کو در حسینؓ کا غلام بنائیں'' محترمہ فاطمہ مشہدی نے سیدہ زینبؓ کے کردار کے حوالے سے خواتین کے ساتھ تربیتی گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ''خواتین اپنے اعمال، افعال اور اقوال میں سیدہ زینبؓ کی زندگی کا عملی نمونہ نظر آئیں، خود کو بدلنے اور اپنے کردار کو خاتون کربلا کے کردار میں ڈھالنے کا عہد کریں۔



محترم سید یوسف ہاشم الرفاعی، شیخ الاسلام سے ملاقات کر رہے ہیں



محترم صاحبزادہ ضیاء الدین القادری الگیلانی، شیخ الاسلام کے ہمراہ



محترم ڈاکٹر سرفراز نعیمی، شیخ الاسلام سے ملاقات کے دوران



محترم صوفی میزان الرحمٰن، محترم محمد محسن (بنگلہ دیش) کی شیخ الاسلام سے خصوصی ملاقات



محترم غلام محمد سیالوی (صدر تنظیم المدارس) شیخ الاسلام کے ساتھ



محترم غلام محمد شاہ خاکی (سری نگر) شیخ الاسلام سے ملاقات کر رہے ہیں



سالانہ محفل سماع کے دوران راحت نصرت فتح علیخاں قوالی کرتے ہوئے


معروف قوال شیر علی، مہر علی، محفل سماع میں صوفیانہ کلام پیش کرتے ہوئے





محترم علامہ رانا محمد ادریس قادری حیدر آباد دکن (انڈیا) میں عظیم الشان اجتماع سے خطاب کر رہے ہیں


MONTHLY
MINHAJ-UL-QURAN
LAHORE
Regd. No.
L.R.L. 104
اس سال عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر
زیورِ طباعت سے آراستہ ہونے والی
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
کی نئی کتب
عرفان السنة
(کتاب المناقب)
المنهاج السوي
من
الحديث النبوي
مقدمہ
سیرۃ الرسول
میلاد النبی ﷺ
کتاب التوحید
حسنِ اعمال
اقتصادیات اسلام
(بنیادی تصورات)
توحید اور تعظیم
منہاج القرآن پبلیکیشنز
365-M, Model Town, Lahore. Tel: +92-42-5168514, 111-140-140, Fax: 5168184
Yousaf Market ghazni Street 38 Urdu bazar Lahore Ph: 7237695
www.minhaj.org, e-mail: tehreek@minhaj.org